REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP - 3

جلد ۳۲ — شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۵ر جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ — ۳۱ر امان ۱۳۶۲ ہش — ۳۱ر مارچ ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۲۸ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۸۳-۳-۲۳ کو ربوہ سے واپس تشریف لانے والے ایک درویش بھائی کی زبانی ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ ــــ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان: ۲۸ر امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ ــ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال (خرچ) اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال (آمد) مورخہ ۸۳-۳-۲۳ کو کلکتہ سے واپس قادیان تشریف لے آئے۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

حضور علیہ السلام کے رفیع الشان روحانی منصب، جلیل القدر اسلامی خدمات اور مقاصدِ بعثت کا ایمان افروز تذکرہ

رپورٹ مرتبہ:ــــ جاوید اقبال اختر

قادیان: ۲۳ر امان (مارچ)۔ جماعتِ احمدیہ میں ۲۳ر مارچ کے تاریخی دن کی عظمت و اہمیت کو نمایاں کرنے اور اس سے نئی پود کو متعارف کرانے کی غرض سے آج صبح ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ کلام پاک اور عزیز سید کلیم الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر زیرِ عنوان

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رفیع الشان روحانی منصب قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں"

محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ نے فرمائی۔ فاضل مقرر نے سورہ جمعہ کی آیت تلاوت کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں یہ حضور نبی پاک صلعم کی بعثتِ ثانیہ ہے۔ اس لحاظ سے آپ آنحضرت صلعم کے ظلِّ کامل، بروزِ اکمل، مثیلِ ابنِ مریم اور چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ احادیث میں آخری زمانہ میں دیگر ادیان پر اسلام کا جو غلبہ مقدر ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے ہی مقدر ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی طرح آپ کی بعثت بھی تمام دنیا کو دینِ اسلام پر جمع کرنے کے لئے ہوئی ہے۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلیل القدر اسلامی خدمات"

موصوف نے الہامِ الٰہی یحی الدین ویقیم الشریعۃ کی روشنی میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔ آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں زندہ خدا کا تصور پیش کیا اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر فرمائی۔ نیز عقیدہ نسخ فی القرآن کی تردید، عصمتِ انبیاء کے قیام اور تجدید و احیائے دین کر کے آپ نے اسلام کی حقانیت دنیا کے سامنے پیش کی۔ موصوف نے مزید بتایا کہ براہین احمدیہ جیسی لاجواب تصنیف اور جلسہ مذاہبِ عالم لاہور کے لئے دینِ اسلام پر عظیم الشان مضمون کی ترتیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلیل القدر اسلامی خدمات کا حصہ ہیں۔

دوسری تقریر کے اختتام پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ہماری ذمہ داریاں"

تھا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ موعودِ اقوامِ عالم ہونے کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تمام مذاہب کی اصلاح تھا۔ آپ نے آیتِ قرآنی يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے جو چار عظیم مقاصد

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام
احاطہ میونسپل کمیٹی قادیان میں
عظیم الشان

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

بتاریخ ۸۳-۴-۱۰ بروز اتوار صبح دس بجے

قادیان اور اس کے مضافات میں رہنے والے انسان دوست اور علم نواز بھائیوں کو یہ جان کر دلی مسرت ہوگی کہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم کے قیام اور بین المذاہب اتحاد و یکجہتی کی فضا قائم کرنے کیلئے جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۸۳ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح میونسپل کمیٹی قادیان کے احاطہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مختلف مذاہب کے ودوان اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر کے بانیانِ مذاہب کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔ علاقہ کے تمام بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ بکثرت شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور مستفید ہوں۔ خواتین کیلئے بھی جلسہ میں پردہ کا معقول انتظام ہوگا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ ر امان ۱۳۶۲ ہش

ایک مولانا کی تضاد بیانی

اسلام ایک ابدی اور عالمگیر پیغام حیات ہے، جس سے تمام بنی نوعِ انسان کو بطریقِ احسن متعارف کرانا ہر فردِ ملّت کی مشترک ذمہ داری ہے۔ جبکہ علماءِ دین کا تو فرضِ منصبی ہی تبلیغ و اشاعتِ دین قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)

ترجمہ:- تم میں ہمیشہ (علماء کی) ایک ایسی جماعت موجود رہنی چاہیئے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بُلائے اور اُمر بالمعروف و نہی عن المنکر کا (اہم) فریضہ انجام دے۔

قرآن حکیم میں وارد اس ارشادِ ربّانی کی روشنی میں ہمارے بزرگ علماءِ سلف رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ تبلیغ و اشاعتِ دین کو اپنا فرضِ اوّلین سمجھا اور اس کی خاطر راہِ حق میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ اگر علماءِ حق کا یہ پاکباز گروہ دُور دراز کی پُر صعوبت اور صبر آزما مسافتیں طے کرکے اکنافِ عالم میں اسلام کا حیات بخش رُوحانی پیغام نہ پہنچاتا تو آج دُنیا کے گوشے گوشے میں اس قدر مُسلمان موجود نہ ہوتے۔

یہ تو تھا اُن ربّانی علماء کا قابلِ رشک طرزِ عمل جن کی انتھک مساعی اور پاکیزہ عملی نمونہ کے شیریں ثمر ہم آج بھی دُنیا کے گوشے گوشے میں مشاہدہ کررہے ہیں ــــــ مگر افسوس کہ آج کا نام نہاد مولوی جہاں اپنے اس فرضِ منصبی سے کُلیتہً بےنیاز ہے، وہاں وہ سستی شہرت کے حصُول کے لئے انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ بے دریغ جھوٹ بولنے میں بھی قطعاً کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ گفتار کے غازی پاکستان کے ایک ایسے ہی سرکاری سند یافتہ مولانا شاہ احمد صاحب نورانی نے اپنی تضاد بیانی اور دروغ گوئی کا ثبوت گزشتہ دنوں اخبار "جنگ" میں بہم پہنچایا۔ جب اُن کی طرف سے یکے بعد دیگرے کئی تعلّی آمیز اور متضاد بیانات منظرِ عام پر آئے۔ مولانا کی اس افسوسناک اور بے باکانہ غلط بیانی کی تردید میں مکرم عبدالرحیم بیگ صاحب سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی کا جو وضاحتی بیان وہاں کے دو مقامی روزناموں "جسارت" اور "امن" میں شائع ہُوا ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف مولانا کے دروغ آمیز دعویٰ کی قلعی کُھل جاتی ہے بلکہ یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ عمل و کردار سے تہی یہ جُبّہ پوش علماء کس طور سے آقائے نامدار حضور نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ قارئینِ بدر کی ضیافتِ طبع کے لئے صرف اخبار "جسارت" مجریہ ۶ر فروری ۱۹۸۳ء میں شائع شدہ وضاحتی نوٹ درجِ ذیل ہے۔ عنوان ہے:-

"نورانی میاں سے اُن کے تبلیغی کارناموں کا ثبوت طلب کیا جائے"

"کراچی۔ ۵ر فروری۔ سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی عبدالرحیم بیگ نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ دنوں مقامی اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی رہیں کہ مولانا نورانی کے ہاتھ پر ہزاروں عیسائی اور قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ پہلی خبر تھی کہ جنوبی افریقہ میں چار سو قادیانی مُسلمان ہوگئے ہیں۔ پھر خبر تھی کہ ہالینڈ میں ۱۷۵ عیسائی اور قادیانی مُسلمان ہوگئے ہیں۔ اور دو دن پہلے کی خبر ہے کہ چار ہزار عیسائی اور قادیانی مُسلمان ہوگئے۔ چند سال قبل بھی مولانا کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ انہوں نے قادیانیوں کے اسّی فیصد مشن بند کرا دیئے ہیں۔ ان خبروں سے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے جن عیسائیوں کو مُسلسل جدّوجہد اور انتھک قربانیوں کے ذریعہ اسلام میں داخل کیا تھا، مولانا صاحب کی چند تقاریر اور چند ملاقاتوں میں وہ جماعتِ احمدیہ کو چھوڑ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان خبروں میں کوئی بھی صداقت نہیں ہے۔ یہ محض اخباری پراپیگنڈا ہے۔ اور اس کا مقصد محض سیاسی نوعیت کی فوقیت حاصل کرنا ہے۔ اخبار لکھنے والوں اور پڑھنے والوں کا فرض ہے کہ مولانا سے اِن خبروں کا ثبوت طلب کریں۔ مولانا موصوف کا بیان ہے کہ چند سال پہلے وہ اسّی فیصد مشن بند کروا آئے تھے۔ اب مولانا تسلیم کرتے ہیں کہ وہ افریقہ اور یورپ میں جہاں جاتے ہیں ہزاروں قادیانی موجود ہوتے ہیں۔ مولانا نورانی صاحب کے بارے میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اُن کی پُرکشش رُوحانی شخصیت کی وجہ سے ایسے مُعجزے ظہور میں آرہے ہیں۔ مولانا صاحب ایک لمبے عرصے سے پاکستان میں مقیم ہیں۔ اور خود ان کی کراچی صدر کی رہائش گاہ کے قریب ہزاروں عیسائی اور ہندو موجود ہیں۔ کیا مولانا نورانی صاحب اُن میں سے ایک سَو کے نام بھی لے سکتے ہیں جو اُن کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوئے ہوں۔ ایسے بیس پچیس عیسائیوں کا نام بتانا بھی مشکل ہوگا۔ حالانکہ اُن کی پُرکشش رُوحانی شخصیت کا اثر کچھ نہ کچھ تو اپنے مُلک میں بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ مولانا نورانی کی طرف سے جاری کردہ خبریں دُرست ہیں تو مُسلمانوں کو مولانا سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ چند سال یورپ و افریقہ میں قیام کریں تاکہ لوگ یہ مُژدہ سُن سکیں کہ مولانا کی تقریروں سے تمام افریقہ و یورپ مُسلمان ہوگیا ہے۔ ورنہ اسلام کے نام پر ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جو حقیقت اور صداقت سے دُور ہو"!

"جسارت" میں شائع شُدہ اِس بیان پر آج ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ ہو رہا ہے۔ تب سے اب تک ہم ہر اخبار کا بنظرِ غائر مطالعہ کر رہے ہیں۔ مگر نہ تو آج تک مولانا نورانی کی طرف سے ان کے مفروضہ تبلیغی کارناموں کا کوئی ثبوت منظرِ عام پر آیا اور نہ ہی ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ کسی وقت اس مطالبہ کو پورا کرنے کی جسارت کریں گے ــــ !!!

(خورشید احمد انور)

مُنظّم ہو کے پھر سے جادہ پیما کارواں ہوگا

نئی ہوگی زمیں اپنی نیا جب آسماں ہوگا
نیا اُس وقت زائر کا بھی اندازِ بیاں ہوگا

بشارت ہے محمدؐ کی مسیحؑ اور اسکے خُلفاء کی
منوّر نورِ حق سے ایک دن سارا جہاں ہوگا

محمدؐ کے غُلاموں کی حکومت ہر طرف ہوگی
سرِ تسلیم خم ہر شخص کا بر حکمِ قرآں ہوگا

حرم کے بعد سارے عالمِ اسلام کا مرکز
امامِ وقت کا مسکن مقدّس قادیاں ہوگا

خُدا بھی ایک ہوگا پیشوا بھی ایک ہی ہوگا
لوائے احمدیت ساری مِلّت کا نشاں ہوگا

کئی ٹکڑوں میں بٹ کر کھو چکا ہے راستہ اپنا
مُنظّم ہو کے پھر سے جادہ پیما کارواں ہوگا

دِکھائی دے رہا ہے جو بظاہر ناتواں بالکل
وہ دینِ مُصطفےٰؐ فضلِ خُدا سے پھر جواں ہوگا

جہالت کے اندھیرے کی جگہ اک روشنی لے گی
خلافت کا رُخِ تاباں جبکہ ضَو فشاں ہوگا

"محبّت واسطے سب کے کسی سے بھی نہیں نفرت"
یہ نعرہ ہر جگہ ہر شخص کے وِردِ زباں ہوگا

مکمّل خاتمہ ہوگا یہاں فتنوں فسادوں کا
یہ عالم نوعِ انساں کیلئے دارالاماں ہوگا

وہ ہوگا دَور اک لُطف و کرم اور شادمانی کا
غرض اُس وقت کا ہر ایک پل راحت رساں ہوگا

★ــ بشیر احمد زائر۔ شورت (کشمیر)

خطبہ جمعہ

طمانیتِ قلب حاصل کرنے کا سچا اور زندہ جاوید فلسفہ صرف قرآن نے پیش کیا ہے

قرآن کہتا ہے تمہیں طمانیت بجز اس کے نہیں ملے گی کہ تم اپنے ربّ کے ذکر اور اس کی یاد میں محو ہو جاؤ

ذکرِ الٰہی اس کا نام ہے کہ خدا خود تمہاری تمنّاؤں کا آخری مرکز بن جائے اور اس سے بڑھ کر کوئی تمنّا نہ رہے

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ ر نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۶ ر نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"دنیا میں انسان جتنی مادّی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ گو انسان کی آسائش کے بھی نئے نئے سامان مہیا ہو رہے ہیں، تاہم

انسانی بے چینی

ہر دم، اور ہر آن بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ افراد بھی بے چین ہیں۔ اور خاندان بھی بے چین ہیں۔ اور قومیں بھی بے چین ہیں اور (BLOCKS) بلاکس بھی بے چین ہیں۔ مشرق بھی بے چین ہے اور مغرب بھی بے چین ہے۔ شمال بھی اور جنوب بھی۔ اور تمام دنیا میں انسان دن بدن زیادہ سے زیادہ شدید تر بے چینی میں بڑھتا جا رہا ہے۔

بے چینی اور سکون دونوں کی جنگ تو ابتدائے آفرینش ہی سے جاری ہے۔ اور ہمیشہ سے انسان کو سکون کی تلاش رہی ہے۔ لیکن زمانہ میں بعض ادوار ایسے بھی آتے ہیں جب کہ بے چینی بڑی شدت کے ساتھ غلبہ پا جاتی ہے۔ اور سکون عنقا نظر آتا ہے۔ جس کا ذکر کتابوں میں تو ملتا ہے لیکن یہ حقیقت میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ ایسے ہی زمانہ کو قرآنی اصطلاح میں

خُسر کا زمانہ

کہا جاتا ہے۔ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ زمانہ گواہ ہے اور زمانہ کی بے چینیاں اور بے قراریاں گواہ ہیں کہ انسان من حیث المجموع گھاٹے میں مبتلا ہے۔ اور گھاٹے کا سودا کر رہا ہے۔ ہر تاجر جانتا ہے کہ گھاٹا کوئی تسکینِ قلب تو نہیں دیا کرتا۔ وہ تو دل میں ایک شدید بے چینی پیدا کرتا ہے۔ پس جہاں گھاٹے سے مراد کئی قسم کے نقصانات ہیں وہاں اس کا نتیجہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ جب بھی انسان یا زمانہ بحیثیتِ مجموعی گھاٹے میں مبتلا ہو جائے تو بے چینی کا بڑھنا اس کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

جماعت میں بھی زمانہ کے ان حالات کا شکار ہو کر بہت سے دوست مجھے دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں۔ اور اپنے دل کی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بعض یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اس کا علاج کیا ہے؟ اور بعض دوست جو زیادہ حساس ہوتے ہیں اور

زمانہ کی زیادہ فکر کرنے والے

ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لئے بے چین ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعاؤں کے خط لکھتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے ایک دوست نے خط لکھا کہ زمانہ کی بے چینی سے میں اتنا بے قرار رہتا ہوں کہ میری راتوں کی نیند اُڑ گئی ہے۔ پس ایسے لوگ بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت کا دل عطا کیا ہے۔ اپنے حالات درست بھی ہوں تو ماحول کے دکھ ان کو بے چین کر دیتے ہیں۔ اور حقیقی انسان کا یہی تصور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا دکھ تو کوئی نہیں تھا۔ لیکن ساری دنیا کے لئے بے چین تھے۔ انسانیت کا یہی وہ اعلیٰ تصوّر ہے جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔

پس سوال یہ ہے کہ آخر اس

بے چینی کا علاج

کیا ہے۔ قرآن کریم نے اس کا کیا تصوّر پیش کیا ہے اور مختلف فلسفیوں اور اہلِ فکر نے اس کا کیا حل تجویز کیا ہے۔

جہاں تک انسانوں میں سے اہلِ فکر اور سوچ بچار کرنے والے انسانوں کا تعلق ہے۔ ان میں جو گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے اس کا یہ حل پیش کیا کہ انسان اپنی تمنّاؤں سے آزاد ہو جائے۔ ایک ایسا دل پیدا کرے جس میں کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ اور جب انسان کو یہ حاصل ہو جائے تو لازماً اسے سکون مل جاتا ہے۔ اور طمانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے مذاہب کی بنیاد اسی فلسفہ پر رکھی گئی ہے۔ بدھ مت اور جین مت یا اسی قسم کے بعض اور مذاہب بھی ہیں جن کا نقطۂ ارتکاز یہی ہے۔ اسی سے آگے ان کا سارا فلسفہ پھوٹتا ہے۔ یعنی انسان اگر تمنّاؤں سے آزاد ہو جائے تو اسے تسکینِ قلب میسّر آ جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہٗ جن دنوں کشمیر میں تھے وہ اکثر سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ مہاراجہ کشمیر کے ہاں ملازم تھے۔ سیر کے دوران وہ بسا اوقات ایک ایسے فقیر کو دیکھا کرتے تھے جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ اکثر

بے چین اور بے قرار

نظر آیا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ سیر کو نکلے تو اس فقیر کو دیکھا وہ بہت ہی خوش ہے اور خوشی سے چھلانگیں لگا رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا سائیں! تمہیں آج کیا میسّر آ گیا ہے، تم اتنے خوش ہو۔ اس نے کہا جسے سب کچھ مل جائے وہ خوش کیوں نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے پوچھا۔ تم جیسے کل ننگے تھے، آج بھی ویسے ہی ننگے ہو۔ جیسی لنگوٹی کل تمہارے پاس تھی ویسی ہی آج بھی ہے۔ مجھے تو کوئی زائد چیز نظر نہیں آ رہی جو تمہیں مل گئی ہو۔ اس نے کہا۔ آپ نہیں جانتے۔ آج میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ میری مراد کوئی نہیں رہی۔ پنجابی میں اس نے کہا "جدی مراد کوئی نہ ہووے اودی پوریاں ہی پوریاں"۔ یعنی جب دل میں تمنّا ہی باقی نہ رہے تو پھر پوری ہی پوری ہے۔ پھر انسان بہت تسکین حاصل کر لیتا ہے۔ غالب نے بھی اسی فلسفہ کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت، دعا نہ مانگ
یعنی، بغیر یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ

کہ اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ قبولیت کا یہ خاص لمحہ ہے تو پھر کوئی دعا نہ مانگو سوائے اس دعا کے کہ اے خدا! ایسا دل عطا کر کہ جس میں کوئی مدّعا باقی نہ رہے۔ یہ دل تمہیں مل جائے تو تسکین ہی تسکین ہے۔ پس

ایک یہ بھی فلسفہ ہے

جس نے بہت سے انسانوں کو ایک ایسے سکون کی تلاش میں مبتلا کر دیا اور آج بھی کر رکھا ہے کہ جو سکون ہمیشہ ان سے گریزاں رہتا ہے کیونکہ ایسا دل جو بے مدّعا ہو اس میں سکون کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔ سوسائٹی سے ایسا کامل گریز کہ جس کے نتیجہ میں کوئی تمنّا باقی نہ رہے۔ اسی کا دوسرا نام موت ہے۔ اور موت کے سوا یہ مقصد انسان کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر ایسا دل ہو جس میں مدّعا نہ رہے۔ سوسائٹی بے قرار ہو اور وہ دل اس کی بے چینی محسوس نہ

نہ کرے تو ایسے دل کے ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے۔ کیونکہ جو انسان سوسائٹی سے اِس طرح کٹ جائے کہ اس کے دُکھ اور غم میں شریک ہی نہ رہے، وہ انسان تو انسان کہلانے کا مُستحق بھی نہیں رہتا۔

پس اگرچہ تمنّاؤں سے آزاد ہوجانے والا یہ فلسفہ بظاہر بڑا دیدہ زیب معلُوم ہوتا ہے اور بعض فقیر اس فلسفہ کو اپنا کرناچتے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ مگر قرآن کریم اس کو کُلّیتہً ردّ کرتا ہے۔ سارے قرآن میں ایسا کوئی تصور آپ کو نہیں ملے گا کہ یہ تعلیم دی گئی ہو کہ تم تمنّاؤں سے آزاد ہوجاؤ۔ ہاں تمنّاؤں سے اس طرح آزاد ہونے کی بجائے کہ کوئی تمنّا ہی نہ رہے، قرآن کریم ایک ایسی راہ تجویز کرتا ہے جس پر چلنے کے نتیجہ میں

تمنّائیں مغلوب ہو جاتی ہیں

وہ انسان کی مالک نہیں رہتیں بلکہ انسان ان کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ انسان کو اپنا غلام بناکر نہیں رکھتیں۔ بلکہ انسان کی غلام بن جاتی ہیں۔ اور اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ رہا یہ کہ وہ مقام کیسے حاصل ہوسکتا ہے، تو اس کے متعلق مضمون کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اے سکون کے متلاشیو، سُنو! تمہیں کہیں طمانیت نہیں ملے گی سوائے اس کے کہ تم

اپنے ربّ کے ذِکر میں محو ہو جاؤ

اور اللہ کی یاد شروع کردو۔ اب اللہ کی یاد سے کیسے طمانیت حاصِل ہو، اس مضمون کو خُدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بہت تفصیل ملتی ہے کہ اس سے مُراد محض ایک ایسا ذِکر نہیں ہے جس کے نتیجہ میں انسان مُنہ سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دے۔ اور پھر سمجھے کہ اس کا دِل تسکین پاجائے گا اور طمانیت حاصل کرلے گا۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ کار فرما ہے۔ اور خود قرآن کریم اسے کھول کر بیان فرماتا ہے۔

ذِکرِ الٰہی اور عبادت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب تک انسان خُدا کا عبد نہ بنے اس وقت تک اُسے ذِکرِ الٰہی کی توفیق نہیں مل سکتی۔ ان دونوں چیزوں کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ اس آیت میں وہ ذِکرِ الٰہی مُراد ہے جو 'عبد' کا ذکر ہو یعنی خُدا کے اُن بندوں کا ذکر ہو جن کو خُدا تعالیٰ اپنی اصطلاح میں 'عبد' شمار کرتا ہے۔ وہ کن کو شمار کرتا ہے، وہ کون ہیں جو خُدا کے عبد بن جاتے ہیں، اور ذِکرِ الٰہی کے مستحق بن جاتے ہیں، وہ کون ہیں کہ جب وہ اس مقام پر فائز ہوجاتے ہیں تو پھر ان کا ذِکرِ الٰہی کرنا اُن کے لئے موجبِ تسکین بن جاتا ہے۔ ان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب یہ مر رہے ہوتے ہیں تو بسترِ مرگ پر ان کو

یہ آواز سُنائی دیتی ہے

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝
(سُورۃ الفجر آیت ۲۸ تا ۳۱)

کہ اَے میرے بندو! تم اس دنیا میں مجھ سے راضی ہوکر رہے۔ مَیں تمہیں یہ بتاتا ہُوں کہ جب تم مُجھ سے راضی ہوگئے تھے تو تم مرضیۃ بھی بن گئے۔ یعنی مَیں بھی تم سے راضی ہوگیا۔ اور اسی مقام کا نام عبودیت ہے۔ فرمایا، اس حالت کے بعد ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ اب تم حق رکھتے ہو کہ میرے بندے کہلاؤ۔ پس میرے بندوں کی صف میں داخل ہوجاؤ۔ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اور جو کچھ میرے بندوں کا ہے، وہ میرا ہے اور جو میرا ہے وہ میرے بندوں کا ہے۔ راضیۃً مرضیۃً میں یہی تصویر کھینچی گئی ہے۔ پس میری جنتیں تمہاری جنتیں ہوگئیں۔ یہاں جنت کو الجنۃ نہیں کہا گیا یہاں جنت کی کوئی باغوں والی تصویر نہیں کھینچی گئی بلکہ جَنَّتِیْ کہا گیا ہے کہ میری جنت میں داخل ہوجاؤ۔ یعنی جنت کا اس سے بڑا کوئی تصور نہیں کہ اللہ کی جنت میں داخل ہوجاؤ۔ اس

جنّت کا دُوسرا نام

راضیۃً مرضیۃً رکھا گیا۔ گویا انسان اپنے ربّ سے راضی اور اللہ اس کے راضی ہونے کے نتیجہ میں اُس سے راضی ہوجائے۔ پس یہاں تمنّاؤں کو ردّ نہیں کیا گیا۔ تمنّاؤں کے رُخ موڑ دیئے گئے ہیں۔ تمنّاؤں کی تربیت کی گئی ہے۔ تمنّاؤں کو ایسے رستہ پر چلایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں تمنّائیں بے چینی پیدا کرنے کی بجائے اطمینان پیدا کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ بہت ہی عجیب مضمون ہے۔ اس کو دُوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس طرح کھول کر بیان فرماتا ہے کہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے اپنی تمنّاؤں کو اپنا معبُود بنالیا۔ اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ اُن کی آقا بن جاتی ہیں۔ ان کو در بدر لئے پھرتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے سکون کا پیدا ہونا ایک ایسی ناممکن بات ہے جس کا تصور ہی اس دُنیا میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک حسابی حقیقت ہے کہ جن کی تمنّائیں ان کا معبُود بن جائیں ان کو اس دُنیا میں کبھی اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا۔

وہ حسابی حقیقت یہ ہے

کہ تمنّاؤں اور حصُولِ تمنّا کی نسبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ تمنّائیں آگے بھاگتی ہیں۔ اور حصُولِ تمنّا اس سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ انسانی زندگی میں کبھی کوئی ایسا مقام نہیں آیا کہ اس کی تمنّا پُوری ہوکر آگے پھر کوئی تمنّا باقی نہ رہی ہو۔ ایک تمنّا پُوری ہوکر اگلی تمنّاؤں کے بچے پیدا کردیتی ہے۔ چنانچہ پھر نئی تمنّائیں اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں اور اس طرح تمنّاؤں کی پیروی کا ایک ایسا لامتناہی سفر شروع ہوجاتا ہے جہاں ہر مقام پر بے چینی ہے۔ ہر حصُولِ تمنّا ایک اور بے قرار تمنّا پیدا کردیتا ہے قرآن کریم نے ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کی جہنّم کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ یہی نقشہ ہے۔ کوئی ایک بھی تو مقام ایسا نہیں جہاں انسان پہنچ کر یہ سمجھ لے کہ مَیں نے سب کچھ پالیا اور مجھے چین نصیب ہوگیا۔ اس سے آگے اَور مقام پیدا ہوتے ہیں اور اس سے آگے اَور مقام پیدا ہوتے ہیں۔ ایک وادی مانگتا ہے تو دُوسری وادیاں مُنہ کھولے سامنے کھڑی ہوجاتی ہیں۔

اس کے برعکس کچھ وہ لوگ ہیں جو اپنے اللہ کو اپنی تمنّا بنالیتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے یہی معنی ہیں۔ اسی لئے آنحضُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تُم جس ذِکر کی تلاش میں ہو کہ وہ تمہیں سکون بخشے اور تمہاری طبیعتوں کو اطمینان عطا کرے، وہ ذِکر تو اس فلسفہ کا نام ہے کہ اللہ تمہارا اِلٰہ ہوجائے۔ یہی خُدا خود تمہاری تمنّاؤں کا آخری مرکز بن جائے جو سب سے بالا اور سب سے افضل مقام ہے۔ گویا اس سے بڑھ کر کوئی تمنّا نہ رہے۔ ظاہر ہے جب خُدا مطلوب ہوجائے تو ہر دُوسری تمنّا اس کے تابع ہوجائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی مختلف جگہ نظم میں بھی اور نثر میں بھی اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی

اَے میرے آقا! مجھے تو دونوں جہان میں تُو ہی عزیز ہے۔ وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی۔ اور تجھ سے جو مَیں چاہتا ہوں وہ یہ کہ تیرے سوا مَیں کچھ اور نہیں چاہتا مجھے تو صرف تُو مل جائے گویا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہی یہ تفسیر ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے دُوسری جگہ بیان فرمایا ہے، خواہش کے آخری مقام کو اِلٰہ کہتے ہیں۔ کبھی وہ

انسانی خواہش کا آخری مقام

بن جاتا ہے۔ کبھی وہ حقیقتاً خُدا ہوجاتا ہے جو اللہ ہے فرمایا اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رُو سے اللہ تمہارا آخری مطلوب ہوجائے تو پھر تمہاری کوئی بھی خواہش تمہیں بے قرار نہیں کرسکتی۔ کیونکہ اسی کا نام ہے راضی ہوجانا۔ پیارے کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے وہ پیارا لگنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے پیارے ہاتھوں سے آیا ہے۔ پھر انسان یہ نہیں دیکھا کرتا کہ یہ کیا ہے۔ وہ پیارے کے ہاتھوں پہنچنے والے غم پر بھی راضی ہوجاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں پہنچنے والی خوشی پر بھی راضی ہوجاتا ہے۔ راضیۃ کے یہی معنی ہیں۔ فرمایا ہم نے تمہیں مختلف حالتوں میں رکھا۔ تمہیں دُکھ بھی پہنچے۔ تمہیں خوشیاں بھی ملیں۔ تم اَور لوگوں کی طرح بیمار بھی ہُوا کرتے تھے۔ تم شفا بھی پاجایا کرتے تھے۔ تمہیں مالی پریشانیاں بھی لاحق ہوتی تھیں۔ اور تمہاری پریشانیاں دُور بھی ہوجاتی تھیں۔ لیکن ہر حالت میں تم

اپنے خُدا سے راضی

رہے۔ تم نے کبھی شکوہ نہیں کیا کہ اے خُدا! مَیں تو تیری عبادت کرتا ہُوں۔ مجھے دُکھ کیوں پہنچتا ہے۔ مَیں بیمار کیوں ہُوا۔ میرے بچے کیوں فوت ہوئے۔ میری بیوی

کو کیوں نقصان پہنچا۔ میری جائدادیں کیوں تباہ ہوئیں۔ یہ سارے حالات جس طرح دُوسرے انسانوں پر گزرتے تھے اے میرے بندہ! تجھ پر بھی گزرتے رہے۔ اگرچہ یہ الگ بات ہے کہ دُوسروں کی نسبت تُو کم ابتلاء میں تھا۔ لیکن جہاں تک تیری ذات کا تعلق ہے تُو بھی زندگی کے زیر و بم میں سے گزرا ہے۔ لیکن ہر حالت میں تُو مجھ سے راضی تھا۔ غم کی حالت میں بھی تُو مجھے یاد کیا کرتا تھا۔ خوشی کی حالت میں بھی یاد کیا کرتا تھا۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ (آل عمران ۱۹۲) کی رُو سے تیری یہ حالت تھی کہ راتوں کو بھی اُٹھتا تو خُدا کو یاد کرتا تھا۔ کھڑے ہو کر بھی یاد کرتا تھا لیٹے ہوئے بھی یاد کرتا تھا۔ بیٹھے ہوئے بھی یاد کرتا تھا۔ اِسی طرح فرمایا یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (السجدۃ آیت ۱۷) کہ خُدا کو یاد کرنے والے ایسے بندے بن گئے تھے کہ وہ طمع کی حالت میں بھی خُدا کو یاد کرتے تھے اور خوف کی حالت میں بھی یاد کرتے تھے۔ یعنی وہ حالتیں جو دُوسرے انسانوں کو خوف اور غم میں مبتلا کر دیتی ہیں، اُن میں بھی ان کو اللہ ہی یاد آیا کرتا تھا۔

پس اگر کسی وجود سے کامل طور پر محبت ہو جائے تو اس محبت کے نتیجہ میں اس کی ہر عادت اور ہر بات اور ہر ادا پیاری لگنے لگ جاتی ہے۔ اور

اِسی کا نام طمانیتِ قلب ہے

یعنی انسان کو محبت کا ایسا مقام حاصل ہو جائے اور وہ کسی ایک وجود سے ایسا پیار کرنے لگے کہ پھر اس کی ہر بات پر راضی ہونا سیکھ جائے۔ لیکن یہیں تک بات نہیں رہتی۔ دُنیا میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک انسان اپنے محبوب سے راضی رہتا ہے۔ لیکن محبوب راضی نہیں ہوتا۔ ہر انسان کا اپنا اپنا مقام ہے۔ کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے۔ کوئی اعلیٰ علمی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ کوئی جہالت میں مبتلا ہے۔ قومی فرق ہیں۔ نسلوں کے فرق ہیں۔ مزاجوں کے فرق ہیں۔ انسانی دُنیا میں اکثر ہم یہی دیکھتے ہیں کہ عاشق تو راضی ہوا پھرتا ہے اور معشوق راضی ہی نہیں ہونے میں آتا۔ اور وہ بے چارا ہو بھی نہیں سکتا۔ اُس کے اپنے بھی تو کچھ تقاضے ہیں۔ اس کے اپنے بھی تو کچھ ذوق ہیں، وہ بھی تو پورے ہونے چاہئیں۔ اِس لئے وہ عشق پھر بھی بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جس عشق کا ذکر فرمایا ہے وہاں

ہر رضا کے ساتھ ایک متقابل رضا

بھی ملتی ہے جو مرضیہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جس مقام پر بھی ہو گے۔ خواہ تم اعلیٰ بندوں میں سے ہو یا ادنیٰ بندوں میں سے ہو، خواہ عُلماء میں سے ہو یا جُہلاء میں سے ہو، حسین لوگوں میں سے ہو یا بدصورتوں میں سے ہو، مَیں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم مجھ سے یا میری کسی ایک ادا سے بھی راضی ہو گے تو اس کے جواب میں ایک مرضیہ کی حالت بھی پاؤ گے۔ اور اس کا ایک جواب دیکھو گے۔ مَیں ہمیشہ اس کے جواب میں تم سے راضی ہوا کروں گا۔ اور تم سے اپنے پیار کا اظہار کروں گا۔ یہ ہے طمانیتِ قلب جس کا نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے۔ راضیۃ مرضیۃ اس حال میں کہ ہر دفعہ جب عاشق اپنے معشوق سے راضی ہوتا ہے تو معشوق بھی رضا کی ایک ادا دِکھاتا ہے۔ اس سے پیار کا اظہار کرتا ہے۔ اسی کا نام طمانیتِ قلب ہے۔ اس کے سوا طمانیتِ قلب حاصل کرنے کا اَور کوئی راستہ نہیں۔ جاہل ہیں وہ لوگ جو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستوں میں طمانیت کی تلاش کیا کرتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو مجھے خط لکھ کر پوچھتے ہیں اور

دُنیا کی بے قراری کا علاج

چاہتے ہیں، اُن کو مَیں بتا دیتا ہوں کہ اس علاج کے سوا مجھے تو کوئی اَور علاج نظر نہیں آتا کہ اپنے ربّ سے محبت پیدا کریں۔ اس کو اپنا مطلوب بنالیں۔ اس کو اپنا مقصود بنالیں۔ اور پھر اُس سے راضی ہونا سیکھ جائیں۔ آپ اس رضا میں جتنا آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اتنا ہی آپ عبودیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے عبد بنتے چلے جائیں گے۔ اور جب کوئی انسان خدا کا کامل عبد بن جائے تو اس سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہی کامل عبد ہوتا ہے جس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ اپنے وجود سے کلیّۃً خالی ہو جائے اور پھر جو کچھ اُس کو مالک دیتا ہے وُہی اس کا ہوتا ہے۔ یعنی سو فیصدی مالک پر منحصر ہوتا ہے۔ جب اپنا کچھ نہیں رہا تو جو کچھ بھی مالک سے ملتا ہے بطور عطا ہی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب ہم تمہیں ہر دُوسری چیز سے خالی کر دیں گے یعنی تمہاری تمنا تو رہیں گی لیکن میری غلام بن کر رہیں گی۔ آزاد تمنائیں نہیں رہیں گی۔ غالب تمنائیں نہیں رہیں گی۔ میری یاد کے نیچے مغلوب ہو جائیں گی۔ تب مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو کچھ میرا ہے وہ تمہارا ہو جائے گا۔ تب تم میرے عباد میں داخل ہو جاؤ گے۔ اور عباد میں داخل ہونے کا مطلب ہے

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

تُم میری جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ وہ مقام ہے جو ایک لحاظ سے ایک درجہ تک اس دُنیا میں بھی انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ خُدا کے جتنے برگزیدہ بندے انبیاء کی صُورت میں ہمیں نظر آتے ہیں یا جو دُوسرے نسبتاً ادنیٰ مقامات پر ہوتے ہیں ان میں بھی ہم درجہ بدرجہ رضا کا یہی مقام دیکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے ربّ سے

پیار کا ایک بڑا پیارا واقعہ

قرآن کریم میں مذکور ہے جو دراصل اسی فلسفہ کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے ایک ضرورت کے وقت، ایک نئی جگہ میں جہاں آپ کا کوئی ساتھی نہیں تھا، کوئی واقف نہیں تھا، کوئی مددگار نہیں تھا، ایسی حالت میں بیٹھ کر دُعا کی۔ آپ کسی اَور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے تھے۔ صرف اپنے ربّ سے مانگنا چاہتے تھے اور اس کے سوا کسی اَور سے مانگنے کی عادت ہی نہ تھی۔ لیکن کوئی سہارا نہیں تھا۔ خوف کی وجہ سے اپنے وطن سے نکل گئے تھے۔ ایک نئی قوم میں جا کر سوچ رہے تھے کہ اب مَیں کیا کروں۔ چنانچہ وہاں بیٹھے بیٹھے انہوں نے یہ دُعا کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ (القصص آیت ۲۵)

کیسی عجیب تمنا ظاہر کی ہے۔ کہتے ہیں، اے میرے ربّ! تو جو کچھ بھی مجھے دے وہی میری تمنا ہے۔ مَیں اسی پر راضی ہوں۔ مَیں فقیر اس چیز کا ہوں جو تُو مجھے عطا کرے یعنی کچھ نہیں بتایا کہ مَیں کیا چاہتا ہوں۔ میری کیا تمنائیں ہیں۔ میری کیا ضروریات ہیں۔ مَیں بھوکا ہوں، مَیں شادی کے بغیر ہوں۔ مجھے سہارا چاہیئے۔ ایک نئے قبیلہ میں آیا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی سایہ چاہیئے۔ جس کے تحت مَیں یہاں زندگی گزاروں۔ اَور بے شمار ضروریات ہو سکتی تھیں۔ لیکن کیسا پیارا فقرہ دماغ میں آیا ہے

کیسی پیاری سوچ ہے

معلوم ہوتا ہے بڑا غور کیا ہوگا کہ آخر مَیں اپنے ربّ سے کیا مانگوں۔ اتنی ضرورتیں کیا بتاؤں۔ اتنی لمبی چوڑی تقریریں کیا کروں۔ پھر یہ سوچا ہوگا کہ مَیں تو اپنے اللہ سے محبت کرتا ہوں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ میری محبت کے جواب میں وہ ہمیشہ مجھ سے محبت ہی کرتا ہے۔ تو کیوں نہ یہ معاملہ اس پر چھوڑ دوں۔ اس کو بھی یہ پتہ ہے کہ جو کچھ مجھے دیگا مَیں اس سے راضی ہو جاؤں گا۔ اور مجھے بھی یہ پتہ ہے کہ مجھے بھی وہی دے گا جس سے مَیں راضی ہوں گا۔ تو اس کے بعد پھر اور مانگنے کا سوال ہی کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اس لئے آپ یہ دُعا کرتے ہیں رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ کہ اے خدا! مَیں تو فقیر بنا بیٹھا ہوں، اُس چیز کا جو تُو مجھے عطا کرے۔ یہی بات ایک اچھی ادا کی شکل میں مغربی تہذیب میں اس رنگ میں پائی جاتی ہے (جس قوم میں بھی کوئی اچھی بات ہو اُسے سراہنا چاہیئے)

مغربی قوموں میں یہ رواج ہے

کہ جب کوئی اُن کو تحفہ دیتا ہے تو جس فرد کو تحفہ دیا جاتا ہے وہ آگے سے یہ جواب دیتا ہے کہ آپ نے ایسا تحفہ دیا کہ بالکل اسی چیز کی مجھے ضرورت تھی۔ مَیں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ یہ جواب تو دراصل خوش کرنے کے لئے ایک رسمی جواب ہے لیکن اس کے پیچھے جو فلسفہ کارفرما ہے وہ بالکل درست ہے۔ اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے مجھے اس کی ضرورت تھی تو اس سے زیادہ خوشی اس کو نہیں پہنچ سکتی کہ اُسے یہ احساس ہو کہ بعینہٖ اس کی مرضی اور ضرورت کے مطابق مَیں نے اُسے کوئی چیز دے دی ہے۔ پس دُنیا کی تہذیبوں میں بھی یہ بات اچھی لگتی

ہے لیکن ویسے حقیقت سے عاری ہوتی ہے۔ شاذ و نادر ہی کبھی اتفاقاً کسی کو کوئی ایسا تحفہ ملتا ہوگا جس کی اُسے ایسی ضرورت ہو کہ گویا اسی کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ تحفہ قبول کرنے کا اصل مزہ اور تحفہ دینے والے کے

شکریہ کا بہترین اظہار

یہی ہے کہ انسان کہے کہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھنے سے قبل کہ خُدا نے کیا دیا ہے یہ فقرہ کہا۔ کیونکہ وہ تو یہ جانتے تھے کہ مَیں اپنے ربّ سے ایسا پیار کرتا ہوں کہ یقیناً پُوری سچائی کے ساتھ میں اپنے ربّ سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ تیری طرف سے آئے گا مجھے اس کی ضرورت ہے۔ مَیں اس کا فقیر بنا بیٹھا ہوں۔

پس جب انسان کسی سے ایسی محبت کرے کہ اس کی ہر عطا اس کی ضرورت بن چکی ہو گویا اسی کے انتظار میں بیٹھا تھا تو ہر تمنّا پوری ہوتی کہ نہ ہوئی اور کوئی تمنّا ماری نہیں جارہی۔ ایسی تعلیم نہیں دی جارہی جو انسانی فطرت کے خلاف ہو یعنی یہ کہ تمنّاؤں سے عاری ہو جاؤ بلکہ یہ فرمایا جارہا ہے کہ تمنّاؤں کو مغلوب کر دو۔ ایک اعلیٰ تمنّا کے حصول میں۔ یعنی تم اگر اللہ کے ہو جاؤ تو تمہیں ہر دُوسرے سے آزادی نصیب ہو جائے گی۔ مردِ آزاد کا اس سے بہتر اور کوئی تصوّر نہیں کہ ربّ کی غلامی کے بعد ہر دُوسری تمنّا پر غالب آجائے۔ کیونکہ اس کے بغیر آزادی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک تمنّاؤں کو ایک اعلیٰ تمنّا سے مغلوب نہ کیا جائے۔ ورنہ یوں انسان بغیر تمنّا کے تو زندگی نہیں گزار سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآنی فلسفہ کے مطابق طمانیت قلب حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس

زندہ جاوید فلسفہ

کو ساری دُنیا میں پھیلا دیں۔ اور تمام دُنیا کی بے چینی ذکرِ الٰہی کے اِس مفہوم کے ساتھ دُور کریں جس کو قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے۔"

(منقول از الفضل ربوہ ۳ مارچ ۱۹۸۳ء)

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹

ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کی شدید دلی تمنّا

اور

ہندوستان سے ایک نجات دہندہ کا ظہور

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امُور عامّہ قادیان

امرتسر سے شائع ہونے والے ماہانہ انگریزی رسالہ "PINGALWAKA STUDIES" March, 1985 میں ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کا ایک مختصر مضمون بعنوان "CRISIS IN CIVILIZATION" شائع ہوا ہے۔ جس میں شری ٹیگور صاحب اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل رقمطراز ہیں:۔

(ترجمہ از انگریزی):۔ "مَیں ایک وقت یہ یقین رکھتا تھا کہ یورپ سے تہذیب کے چشمے پھُوٹیں گے۔ لیکن آج جب کہ مَیں دُنیا سے رخصت ہونے والا ہوں۔ میرا یہ یقین بالکل ختم ہو گیا ہے آج مَیں اس اُمید پر زندہ ہوں کہ ایک نجات دہندہ آنے والا ہے اور وہ ہمارے اس غربت اور افلاس زدہ ملک ہندوستان میں پیدا ہوگا۔ اور مَیں انتظار کر رہا ہوں کہ مَیں تہذیب و تمدّن کا ایک پیغام اُس سے سُنوں۔ جو وہ خُدا تعالیٰ کی طرف سے لائے گا۔ وہ اُمید کا زبردست پیغام جو وہ انسانیت کو دے گا۔ وہ اس مشرقی اُفق سے ہوگا۔ یہ پیغام اُن لوگوں کو جو اسے سُنیں گے یقین اور طاقت عطا کرے گا۔"

ڈاکٹر ٹیگور تو اب دُنیا میں نہیں رہے۔ کیونکہ وہ ۷ اگست ۱۹۴۱ء کو کلکتہ میں وفات پا گئے۔ اگرچہ وہ مئی ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے تھے مگر انہیں بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے اُن کی زندگی میں ملاقات کا موقعہ نہ مل سکا۔ مگر مَیں اُن سے محبت اور عقیدت رکھنے والے دوستوں کے علم و اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ٹیگور صاحب کی یہ دلی تمنّا اور شدید تڑپ مدّت ہوئی پوری ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں ہی (مشرقی افق سے) قادیان کی تاریک بستی سے وہ دُنیا کا نجات دہندہ مامور ربّانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ظاہر ہُوا۔ جس نے دُنیا کو بلالحاظ مذہب وملّت محبت، ہمدردی اور خالص رُوحانیت و وحدانیت کا پیغام دیا۔ جس پیغام نے ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی اقدار میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا۔ اور تہذیب و تمدّن کا دھارا بدل دیا۔ اور اس روحانی پیغام کے اثرات دُنیا کے مختلف ممالک وجزائر میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور چالیس سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی وحی و الہام سے نوازا۔ اور ۱۸۹۰ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے امام الزمان، مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ اور دُنیا کی رُوحانی و اخلاقی اصلاح کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ اور اس کے بعد تمام اہلِ مذاہب کے نام ایک اشتہار شائع فرمایا جو ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے دلی جذبات کا آئینہ دار اور تڑپ و تمنّا کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں بکمال ادب وانکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندوؤں و آریان کو یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت مسیح علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہیں معنوں سے مَیں مسیح موعود کہلاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دُنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اُٹھائی جائے۔ اور مذہب کے لئے خُدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے اُن تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دُشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھُوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر اپنے اُن تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کر دوں ——

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

قسط سوئم (آخری)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر: محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دُنیادار کا قصہ سُنایا کرتے تھے اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے ایک دن اُس نے خیال کیا کہ انہیں علیحدہ کر کے بچت کی صُورت کی جائے۔ لیکن رات کو اُس نے خواب دیکھا کہ اُس کا خزانہ کھلا پڑا ہے اور کچھ لوگ گٹھڑ بھر بھر کر مال اُس میں سے نکالتے جا رہے ہیں اُس نے پُوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ اور میرا مال کہاں لے جا رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں۔ پہلے نوکروں کا رزق تمہارے پاس تھا۔ مگر اب تم نے اُن کو نکالنے کا ارادہ کیا ہے اس لئے ان کے حصہ کا رزق اب دُوسری جگہوں پر بھیجا جائے گا"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۸۱)

دُنیا سے بے رغبتی

حضرت اقدسؑ کے حالات سے جو اپنوں اور جماعت سے باہر کے دوستوں سے حضورؑ کی دُنیا سے بے رغبتی اور سیر چشمی اور دینی کاموں کی طرف آپ کی پوری توجہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۴ء کے جلسہ سالانہ میں بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد کے گہرے دوست بھی اس بات سے ناواقف تھے کہ ان کا چھوٹا بیٹا یعنی حضرت اقدس بھی ہیں کیونکہ آپ تنہائی میں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ ابتدائی زندگی میں حضورؑ کے والد ماجد آپؑ کو مقدمات کی پیروی کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک دوست جو شیخ پور کے ہیں ان کے والد ماجد بیان کرتے تھے کہ ایک اہم مقدمہ چل رہا تھا جس کی کامیابی پر خاندانی عزت اور وقار کا انحصار تھا چنانچہ اس مقدمہ کی پیروی کے لئے ماہ ڈیڑھ ماہ تک ان دوست کے والد میر محمد علی شاہ صاحب کے پاس حضورؑ ٹھہرے اور ان ہی کی گاڑی چھوڑنے جانے اور لانے کے لئے جاتی تھی۔

ایک روز حضورؑ گاڑی پہنچنے سے پہلے واپس تشریف لے آئے سید صاحب آپ کو خوش دیکھ کر سمجھے کہ مقدمہ میں کامیابی ہوگئی ہوگی۔ لیکن پُوچھنے پر حضورؑ نے بتایا کہ مقدمہ تو ہار گئے۔ لیکن اچھا ہوا۔ جھگڑا تو ختم ہوا اب ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کر سکیں گے۔ یہ سُن کر سید صاحب بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ اس مقدمہ کے ہار جانے سے آپ کے خاندان پر تباہی آجائے گی اور آپ خوش ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بتایا تھا وہ پورا ہو گیا۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۳۸ء صفحہ ۳ وصفحہ ۴)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب سابق جگت سنگھ بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں حضورؑ کو سخت مالی مشکلات درپیش تھیں سلسلہ کی لئے تھوڑی رقم بھی بڑی سمجھی جاتی تھی۔ میں فوجی رسالہ کو چھوڑ کر آیا تو پونے تین سو روپے میرے پاس تھے جب پچاس روپے باقی رہ گئے تو مجھے یہ خیال آیا کہ یہ رقم تو آہستہ آہستہ ختم ہو گئی اور اس سے مجھے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوا اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر یہ آخری پچاس روپے رومال میں باندھ کر بطور ہدیہ حضورؑ کی خدمت میں بھیج دیئے۔ مگر حضورؑ نے یہ رقم مجھے واپس فرمادی اور دلاکر دینے والے نے بھی میری تشفی نہ کی۔ مجھے بہت تکلیف ہوئی دوبارہ میں نے یہ رقم حضورؑ کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے ہاتھ بھیجی اور میر صاحب سے عرض کی کہ آپ سفارش فرمائیں کہ حضورؑ یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔ لیکن حضورؑ نے یہ کہہ کر رقم واپس فرمادی کہ ابھی آپ کی ضروریات میں روپے کی ضرورت ہے اس دفعہ بھی تکلیف تو مجھے ہوئی لیکن ایک گونہ تسلی بھی تھی مجھے حضورؑ کی سیر چشمی کا علم ہوا کہ باوجود اپنی دینی ضروریات کے میری ضروریات کی خاطر اس رقم کو قبول نہ فرمایا۔

میں ان دنوں حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اوّل) سے دینی تعلیم حاصل کرتا تھا اور یہ بقیہ پچاس روپے اس وقت تک میرے کام آتے رہے جب تک میں تعلیم حاصل کرتا رہا جب تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں بالکل خالی ہاتھ ہو گیا تب مجھے ان روپوں کے متعلق بڑا ہی لُطف حاصل ہوا کہ خالی ہاتھ ہونے پر میں ظہر کی نماز کی سنتوں میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے پیسوں کے لئے دُعا کر رہا تھا اور میری طرف سے ہاتھ پکار رہی تھی اور ظہر کے فرضوں کے بعد میری دو روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہو چکی تھی اس وقت وہ دو روپے میرے لئے دو لاکھ تھے تب مجھے سمجھ آئی کہ پچاس روپے کی واپسی میں ایک رحمت مخفی تھی جو اس وقت تک میرے شامل حال رہی ضروری تھی یا وہ رقم بطور وظیفہ تھی جس سے بقیہ دینی تعلیم کو ختم کرنا میرے لئے مقدور تھا۔

(الحکم ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

حضرت اقدسؑ جیسے وجود دُنیا داروں والی حرص سے خالی ہوتے ہیں۔ ایک دُنیا دار سے کوئی امیر آدمی ملاقات کے لئے آئے تو اس کی مالداری پر نظر رکھتے ہوئے وہ فوراً اس سے ملاقات کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ کوئی تحفہ پیش کرے گا۔

چنانچہ بمبئی کے ایک میمن سیٹھ کے بارے میں حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت اقدسؑ کی ملاقات کے لئے آیا اور بتایا کہ مجھے زیادہ فرصت نہیں میں ابھی واپس چلا جاؤں گا۔ میں نے تحریراً حضورؑ کی خدمت میں اطلاع دی حضور نے جواب دیا کہ اس وقت میں اپنے کام میں مصروف ہوں ظہر کی نماز کے وقت ان شاء اللہ ملاقات ہو گی۔ اس سیٹھ کے کہنے پر میں نے دوبارہ لکھا کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے اتنی فرصت نہیں۔ مگر حضرت صاحب نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ واپس چلا گیا۔ ظہر کے وقت حضورؑ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ وہ سیٹھ حضورؑ کی زیارت کے لئے آیا تھا پانچ سو روپیہ نذرانہ بھی پیش کرنا چاہتا تھا تو فرمایا کہ جب اُسے فرصت نہیں تو ہمیں کب فرصت ہے؟ جب اُسے خدا کی غرض نہیں تو ہمیں دُنیا کی کیا غرض ہے

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۱۳)

عیادتِ مریضاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں رئیس اعظم تھے اپنی خاندانی وجاہت کی وجہ سے وہ اس طرح ہر کسی کے گھر نہیں جاتے تھے جیسے آگے ذکر آتا ہے۔ لیکن انسانی ہمدردی اور غم گساری کی وجہ سے آپ نے ایسا کبھی نہیں سوچا اس لئے دوسروں کو آرام پہنچانے کی خاطر آپ اپنے پرائے کا امتیاز بیماروں کی مزاج پرسی میں نہیں کرتے تھے۔

لالہ ملاوامل جی (جو ۱۹۵۱ء میں ایک سو سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے) حضرت صاحب کے دیرینہ ملاقاتیوں میں سے تھے ایک دفعہ بائیس سال کی عمر میں ان کو ریگنی کا درد ہوا۔ حضور صبح شام ایک خادم کے ذریعہ حال معلوم فرماتے اور دن میں ایک بار خود تشریف لے جا کر حال معلوم فرماتے اور خود ہی علاج فرماتے تھے۔ ایک روز صبح خادم کے ذریعہ معلوم ہوا کہ جو دوا حضورؑ نے دی تھی اس سے اُنیس دفعہ اُن کو حاجت ہوئی اور آخر میں خون آنے لگا اور بہت کمزوری ہو گئی اور لالہ جی نے کہا کہ حضور خود تشریف لائیں حضور فوراً اُن کے مکان پر پہنچے اور اُن کا حال دیکھ کر حضورؑ کو تکلیف ہوئی اور فوراً آپؑ نے اُن کو ایک اور دوائی دی جس سے سوزش اور خون اور درد دُور ہو گئی۔

(سیرت مسیح موعودؑ حصہ دوم صفحہ ۱۶۵ صفحہ ۱۶۶)

قادیان کے لالہ شرمپت رائے صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ ملاقاتی تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اُن کے پیٹ میں ایک پھوڑا نکلا جس نے خطرناک شکل اختیار کی۔ علم ہونے پر حضرت اقدسؑ اپنے اکثر احباب کے ساتھ جن میں میں بھی شامل تھا لالہ جی کے تنگ و تاریک مکان پر تشریف لے گئے لالہ جی نہایت گھبرائے ہوئے تھے اور اُن کو موت یقینی معلوم ہوتی تھی۔ بیقراری کی وجہ سے پریشانی والی باتیں کر رہے تھے۔ حضرت صاحب نے اُن کو بہت تسلی دی اور فرمایا کہ گھبرائیں نہیں میں علاج کے لئے ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو مقرر کر دیتا ہوں وہ اچھی طرح علاج کریں گے اس وقت قادیان میں موصوف ہی ڈاکٹری کے لحاظ سے اکیلے اور بڑے ڈاکٹر تھے۔ دوسرے دن حضورؑ ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور اُن کو خاص طور پر علاج کے لئے مقرر کر دیا اور لالہ جی پر اخراجات کا کوئی بوجھ نہ ڈالا گیا۔

حضور مزاج پرسی کے لئے روزانہ بلاناغہ جاتے اور جب زخم بھرنے لگا اور نازک حالت جاتی رہی تو آپ وقفہ سے اس وقت تک جاتے رہے جب تک کہ وہ بالکل اچھے ہو گئے آپؑ کی عادت تھی کہ جب کبھی اُن کے گھر تشریف لے جاتے تو بیٹھتے ہوئے اُن کے گھر میں داخل ہوتے اس خوشی اور کشادہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم کی یاد میں

از مکرم رشید احمد صاحب۔ چوہدری اسیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ یوکے۔

مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم نہ صرف جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ تھے بلکہ ایک نہایت بزرگ اور اسلام کے شیدائی وجود تھے جو ۱۹۲۸ء میں عین جوانی کے دنوں میں انگلستان تشریف لائے اور تادم آخر بلا تفریق مذہب و ملت عوام الناس کی کما حقہٗ خدمت بجا لاتے رہے مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ جب بھی کبھی کوئی فریضہ اُن کے سپرد کیا گیا انہوں نے بڑی محنت بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ اس کی ادائیگی کی۔ اللہ تعالےٰ نے ایک لمبے عرصے تک آپ کو ان تمام مبلغین کرام کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق بخشی۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے یکے بعد دیگرے انگلستان میں فریضہ تبلیغ دین کے لئے بھیجے جاتے رہے۔ ان بزرگان میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کے نام نمایاں ہیں۔ تبلیغی مہمات میں ان بزرگان کے ساتھ ہمیشہ رہتے۔ مکرم جناب عبدالرحیم صاحب دردؓ کے ہمراہ ایک مرتبہ سپین تبلیغی غرض کے لئے گئے اور شمالی افریقہ کے علاقہ تانجیر (TANGIR) ایک تبلیغی دورے کے لئے گئے۔ مکرم جناب مولانا جلال الدین شمسؓ کے ساتھ ایک مرتبہ ہائیڈ پارک میں ایک پادری مسٹر گرین کے ساتھ مباحثہ قرار پایا۔ جس کے انتظامات مکرم عبدالعزیز دین کے سپرد تھے اس مباحثہ میں بسا اوقات مرحوم کو ترجمانی کے فرائض بھی سر انجام دینے پڑتے۔ یہ مباحثہ کئی ماہ تک ہوتا رہا۔ اسی طرح حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے ساتھ بھی باقاعدہ ہر اتوار ہائیڈ پارک میں جاتے جہاں حضرت مولوی صاحب اسلام پر تقریر کرتے۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب اکثر فرمایا کرتے کہ حضرت مولوی صاحب کا انداز تقریر اس قدر پیارا تھا کہ عیسائی حضرات مسحور ہو کر اُن کا لیکچر سنتے رہتے اور پھر بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا۔

مکرم مولانا بشیر احمد رفیق کے ساتھ بھی ایک لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا ایک دفعہ پروگرام طے ہوا کہ لندن سے ۵۵ میل دور ساحل سمندر پر واقع ایک شہر برائٹن — (BRIGHTON) میں باقاعدہ ہر ہفتہ اسلام کی تبلیغ کے لئے ہال کرایہ پر لے کر تقاریر کی جائیں۔ اس پروگرام میں بھی عزیز صاحب، مکرم خان صاحب کے ہمراہ ہوتے۔ تبلیغ دین کے اس قدر شیدا تھے کہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اس میدان میں آپ کو خاص مہارت تھی۔ زبان شستہ اور شخصیت بارعب، خُلقِ حسن کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں بے حد مقبول تھے۔ طبیعت میں تندی یا غصہ کا نام ونشان نہ تھا۔ آپ چونکہ عدالتوں میں ترجمان کے فرائض سر انجام دیتے تھے اس لئے وکلاء پولیس افسران اور جج صاحبان سے اکثر آپ کو واسطہ پڑتا رہتا تھا وہ سبھی آپ کی دیانتداری، صاف گوئی اور قابلیت کے معترف تھے اور آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان میں سے اکثر کو کسی نہ کسی موقعہ پر دین اسلام کے متعلق کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دی ہے۔ بعض کو اپنے گھر کھانے کے لئے بُلا لیتے اور اس طرح دینی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ ابھی حال ہی میں چند مصری ڈاکٹروں کو جو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لائے ہوئے تھے اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا اور ساتھ ہی چند احمدی دوستوں کو بھی بُلا لیا۔ کھانے کے دوران گفتگو ہوتی رہی اور وہ تمام احباب اس قدر متاثر ہوئے کہ رخصت لینے سے قبل اصرار کیا کہ اگر زیر بحث موضوعات پر کچھ اچھا لٹریچر موجود ہو تو انہیں پڑھنے کے لئے دیا جائے چنانچہ چند کتب ان کو مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ یہ انہی کی تبلیغ کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز انگلستان تشریف لائے تو ان ڈاکٹر صاحبان نے حضور سے ملنے کی درخواست کی اور مسجد فضل میں تشریف لا کر نہ صرف حضور سے ملاقات فرمائی بلکہ کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کو انگلستان کے قضا بورڈ کا ممبر بھی نامزد کیا ہوا تھا چونکہ خاکسار بھی ایک ممبر تھا اس لئے اکثر تنازعات میں خاکسار کو ان کے ساتھ قریب ہو کر کام کرنے کا موقع ملا۔ بڑے ہی متحمل مزاج تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ رات گئے تک فریقین اپنی شکایات کا دفتر کھولے بیٹھے رہتے۔ مگر مجال ہے کہ عزیز صاحب کے ماتھے پر بل آجائے نہایت تحمل کے ساتھ اُن کی باتیں سنتے چلے جاتے۔

ایسے ہی ایک تنازعہ کے سلسلہ میں ہم کو ہڈرز فیلڈ (HUDDEVSFIELD) جانا پڑا۔ لنڈن سے ٹرین پر سوار ہوئے گاڑی میں عزیز صاحب نے حسب عادت ساتھ بیٹھے چند نوجوانوں کو دعوتِ اسلام دینی چاہی مگر انہوں نے مطلق آپ کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ کہنے لگے آج سفر کا مزا نہیں آرہا راستہ بھر پُرانے واقعات کی جگالی کرتے رہے کہ کس طرح وہ آج سے تیس چالیس برس پیشتر تجارت کی غرض سے ان علاقوں میں گھوما کرتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو اسلام کی تبلیغ بھی کیا کرتے تھے ایک سٹیشن پر ہم نے گاڑی بدلنا تھی سٹیشن آیا تو اُترے تمام ہو رہی تھی چند مسافر اور بھی اُترے اور اپنی اپنی راہ ہو لئے۔ ہم نے سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے پلیٹ فارم پر جانا تھا۔ عزیز صاحب کو چونکہ گھٹنوں کی تکلیف تھی آہستہ آہستہ چل رہے تھے اتنے میں ایک بوڑھا انگریز جو ریلوے کا ملازم تھا ہماری جانب آیا اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو جب ہم نے بتایا تو کہنے لگا ٹھہریے آپ کو سیڑھیاں چلنے میں تکلیف ہو گی میں ریلوے لائن آپ کو عبور کرا دیتا ہوں رستے میں باتیں شروع ہو گئیں پہلے ملک میں اخلاقی انحطاط کا تذکرہ چھڑا۔ پھر بات خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق چلی بوڑھا انگریز گفتگو سے اس قدر متاثر تھا کہ کہنے لگا کہ ابھی گاڑی آنے میں کچھ وقت ہے چلو میرے دفتر میں بیٹھتے ہیں وہاں عزیز صاحب نے باتوں باتوں میں مذہب کی ضرورت اور پھر مذہب اسلام کی خصوصیت بیان کی اس طرح کہ وہ بوڑھا مسحور بیٹھا سنتا رہا اور وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا گاڑی آئی عزیز صاحب نے اپنی جیب میں سے اپنا تعارفی ملاقاتی کارڈ نکالا اور کہا کہ جب کبھی لنڈن آنا ہو ضرور ملنا۔ اس طرح اس سے رخصت ہوئے اب عزیز صاحب کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ فرمانے لگے خدا تعالےٰ کا شکر ہے آج ہمارا سفر بے کار نہیں گیا۔

مرحوم ۲۱ر اگست ۱۹۱۳ء کو بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے آپ کے پڑدادا کا نام میاں نظام الدین تھا اور دادا کا نام میاں گلاب الدین والد صاحب کا نام عزیز دین تھا آپ کے والد، دادا اور پڑدادا سبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ انگلستان میں آپ کے والد محترم بغرض تجارت تشریف لائے تھے اور بعد میں عبدالعزیز دین صاحب بھی اپنے والد صاحب کے پاس آگئے اور اُن کے ساتھ مل کر تجارت کرنے لگے اور انگلستان جیسے آزاد اور مسموم ماحول میں جس نیکی اور تقویٰ کے ساتھ آپ نے زندگی بسر کی وہ ہمارے لئے ایک قابل رشک نمونہ ہے۔ وہ فی الواقع جماعت احمدیہ برطانیہ کی ایک چلتی پھرتی تاریخ تھے اور ان کا وجود جماعت ہائے برطانیہ کے لئے ایک نہایت بیش قیمت سرمائے کی حیثیت رکھتا تھا۔

مرحوم بڑے ملنسار ہمدرد اور نافع الناس وجود تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اپنا ذاتی نقصان کر کے بھی دوسروں کی مدد کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ کسی زمانہ میں لنڈن کے معروف ترین ریلوے سٹیشن (CLAPHAN - JUNCTION) کے قریب ہی ان کی دکان تھی اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی ضرورتمند دکان پر پہنچتا اور اپنا مدعا بیان کرتا۔ کسی دفتر میں کوئی کام ہوتا یا کوئی اور جھمیلا ہوتا دکان بند کر کے اس کے پاس چل پڑتے اور جب تک اس کا کام تسلی بخش طریق سے سر انجام نہ پاتا چین سے نہ بیٹھتے زندگی کے آخری لمحات تک رفاہ عام کے کاموں میں لگے رہے۔ اتوار ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو جس روز آپ کی وفات ہوئی جماعت احمدیہ کی جنرل کونسل کا اجلاس تھا جہاں ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے نمائندے جماعتی بہتری کے لئے تجاویز پر غور و خوض کر رہے تھے۔ مرحوم بھی اس اجلاس میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے کہ دل میں ہلکا ہلکا درد محسوس ہوا۔ اسی دوران ایک خاتون چند کاغذات لے کر آگئیں جن پر آپ کو دستخط کرنا تھے آپ نے دستخط کئے اور اس کو مشورہ سے نوازا جب تکلیف زیادہ بڑھنی شروع ہوئی تو ڈاکٹر کو فون کیا ایمبولنس آئی اور وہ ہسپتال داخل ہو گئے اُسی رات ان کی وفات ہو گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات کا صدمہ سب احباب کو ہوا اور ان کے جنازے میں جو فضل مسجد لنڈن میں ادا کیا گیا بہت سارے غیر احمدی مسلمان بلکہ ہندو اور سکھ

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

گورنر تامل ناڈو کو قرآن مجید کا تحفہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۳/۸۳ کو مدراس کے راج بھون میں شری ایس. کورانا گورنر تامل ناڈو سے خاکسار کی زیرِ قیادت جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ پہلے گورنر صاحب کو جماعت کی طرف سے ایک میمورنڈم پیش کیا گیا جسے بغور پڑھنے کے بعد انہوں نے مناسب کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ دورانِ گفتگو موصوف نے فرمایا کہ میں جماعتِ احمدیہ سے متعارف ہوں اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب میرے خاص واقف کاروں میں سے ہیں۔ گفتگو کے آخر میں موصوف کی خدمت میں قرآن مجید اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے گورنر صاحب کو قرآن مجید دیئے جانے کی خبر مقامی اخبارات نے بھی دی۔ اللہ تعالیٰ نیک اثر پیدا کرے آمین۔

جماعت احمدیہ چندا پور (آندھرا) کا تیسرا کامیاب جلسہ سالانہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲، ۳ مارچ ۸۳ء کی تاریخوں میں جماعتِ احمدیہ چندا پور کا تیسرا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب صدر جماعت۔ مکرم رحمت اللہ صاحب۔ مکرم عنایت اللہ صاحب۔ مکرم حشمت اللہ صاحب اور مکرم محمد معین الدین صاحب قائد مجلس نے انتھک کوشش کی حیدرآباد سے ۲۲ خدام اور انصار نے شرکت کی۔ چنانچہ مورخہ ۲ مارچ کو رات ۹ بجے مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کی زیرِ صدارت پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم واصف احمد صاحب انصاری کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل کی نظم خوانی کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم بربانت ابن حامد نور صاحب ماریشس بزبان انگریزی۔ مکرم شکیل احمد صاحب مکرم رحمت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ مکرم جمیل احمد صاحب بزبان تلگو مکرم یٰسین احمد صاحب۔ خاکسار حمید الدین شمس اور صدرِ مجلس نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم معین الدین صاحب نے نظمیں سنائیں۔ بعد دُعا اجلاس ختم ہوا۔

مورخہ ۳ مارچ کو خاکسار کی زیرِ صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم محمد یٰسین صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مکرم مقصود احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب نسیم۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس حیدرآباد۔ مکرم احمد عبد الستار صاحب مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور خاکسار نے تقاریر کیں بعد دُعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اثرات مرتب فرمائے آمین۔

حیدرآباد کے تین خدام کی طرف سے تین سائیکلوں کا عطیہ

مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تبلیغی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے تین خدام مکرم مسعود احمد صاحب مکینکل۔ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید سلیمان صاحب اور مکرم حبیب کمال صاحب نے جماعت کو تین عدد بائیسکل بطور عطیہ دیئے۔ احباب سے ہر سہ خدام کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ایسٹ گوداوری میں نہایت کامیاب اجلاس

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ حیدرآباد سے ۲۰۰ کلومیٹر دوری پر واقع کاٹرن پاڈ بستی (علاقہ ایسٹ گوداوری) میں وہاں کے نو مسلم خدام کی شدید خواہش پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر حیدرآباد سے خاکسار کے ہمراہ دو خدام بھی گئے۔ یہ تمام بستی چونکہ غیر مسلموں کی ہے اس لئے ہمارے شہر نے

کے لئے بھی ایک ہندو رئیس نے جگہ دی۔ مورخہ ۱۸ فروری کو خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید حبیب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کیا اور مکرم سید خلیل احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد ایک ہندو دوست جناب آر۔ بالا دیکشا سعاراؤ۔ مکرم عنایت اللہ صاحب نومسلم اور مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقفِ جدید جگا پیٹ نے بزبان تلگو تقاریر کیں۔ دورانِ اجلاس حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی جلسہ کا بہت اچھا اثر رہا۔ ایک ہندو دوست کے باغ میں جا کر اُس کی خواہش کے مطابق دُعا کی گئی۔

اگلے روز صبح ہمارا وفد ساحل سمندر پر گیا راستے میں خوب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک بستی کے گرجا گھر میں لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا اور عیسائی منّاد تبلیغ کر رہے تھے وہاں اجازت لے کر گرجا گھر میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تلگو زبان میں اسلام کی حقانیت بیان کی۔ پادری صاحب سے پوچھا گیا کہ ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں مگر انہوں نے نفی میں جواب دیا اس پر ہمارے وہاں سے چلے آنے کے بعد گرجا گھر میں پادری صاحب سے لوگوں نے بہت جھگڑا کیا۔

آل انڈیا سبھا جیا کے جنرل سیکرٹری اور صوبہ اڑیسہ کے صدر کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳/۲/۸۳ کو آل انڈیا سبھا جیا کے جنرل سیکرٹری اور سابق ڈپٹی منسٹر جناب حاجی محمد عارف بیگ صاحب اور صوبہ اڑیسہ سبھا جیا کے صدر جناب وشوا بھوشن ہری چند مع دیگر معززین بھدرک تشریف لائے اور بھدرک کے ٹاؤن ہال میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ہر دو معززین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا جسے ہر دو نے بخوشی قبول کیا۔

مورخہ ۴/۳/۸۳ کو بھدرک ہائی سکول کے جوبلی فنکشن میں صوبہ اڑیسہ کے چیف منسٹر شری جانکی بلبھ پٹنائیک اور منسٹر شری جوگل کشور پٹنائیک حاضر تھے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ہر دو معززین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا اور سلسلہ احمدیہ کا مختصر تعارف بھی کرایا۔ جناب چیف منسٹر صاحب بہت متاثر ہوئے اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

تاراکوٹ (اڑیسہ) میں تربیتی اجلاس

مکرم محمد جمال صاحب صدر جماعت احمدیہ تاراکوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۳/۸۳ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کے تاراکوٹ تشریف لانے پر آپ کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز عنایت الدین کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مکرم مختار احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد دو بچوں نے سوالات کے جواب دیئے اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد خان صاحب اور صدرِ مجلس نے تربیتی اور تبلیغی امور بیان کئے تقاریر کے بعد غیر احمدیوں کی طرف سے گالیاں وغیرہ دی گئیں اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے آمین۔

جلسہ رحمۃ للعالمین کے مقابلہ تقاریر میں ایک احمدی طالب علم کو انعامی تمغہ

مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ گلبرگہ میں جلسہ رحمۃ للعالمین کے موقعہ پر انڈین مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام کئے رزاق چیریٹیبل ٹرسٹ نے یونیورسٹی سطح پر "حضور اکرمؐ کے اخلاق کا سماج پر اثر" کے زیرِ عنوان تقریری مقابلے منعقد کئے۔ اس مقابلہ میں گلبرگہ کے ایک احمدی طالب علم عزیز اُسامہ ایل ایل بی سال آخر نے بھی حصہ لیا۔ بفضلہ تعالیٰ آپ دوسرے انعام کے مستحق قرار پائے۔ جناب سیٹھ محمد ابراہیم سلیمان صاحب ممبر پارلیمنٹ، صدر آل کرناٹک انڈین مسلم لیگ نے انعامات تقسیم کئے۔ موصوف نے اس احمدی طالب علم کے گلے میں چاندی کا تمغہ ڈالا۔ گلبرگہ میں ہی مجلس تعمیرِ ملت کے زیرِ اہتمام منعقدہ جلسہ یوم رحمۃ للعالمین کے موقعہ پر "قرآن کریم انقلاب" کے موضوع پر مقابلے ہوئے جس میں ہمارے اس عزیز نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور اوّل انعام کے مستحق قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

ڈسٹرکٹ جیل گورداسپور میں علماء سلسلہ کی پُر اثر تقاریر

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ مورخہ

۲۰/۲/۸۳ کو جناب کے شرما صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل گورداسپور نے علماء کرام کو جیل میں ایک پروگرام کے تحت مدعو کیا چنانچہ جماعت احمدیہ کے علماء کرام کا وفد جس میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور خاکسار شامل تھے اڑھائی بجے گورداسپور پہنچا۔ تمام قیدیوں اور جیل کے کارکنان کے گوردوارہ صحن میں جمع ہو جانے پر خاکسار نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تلاوت کی جانے والی آیات کا پنجابی زبان میں ترجمہ اور تشریح کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے نہایت پُراثر تقاریر کیں جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ آخر میں جناب کے شرما صاحب نے علماء کی تقاریر کو بہت سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگرام بنانے کا وعدہ کیا۔ اجلاس کے اختتام پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور تعلیم قرآن کریم 'یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلایا جائے' کے تحت محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے نادار قیدیوں کی نقدی کے ذریعہ امداد کی گئی۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے چار ٹی۔وی پروگراموں کی ریکارڈنگ

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ سینٹ لوئیس امریکہ تحریر فرماتے ہیں کہ ساؤتھ ویسٹرن کیبل ۔ ٹی۔وی پر چار پروگرام ریکارڈ کروانے کی جماعت کو توفیق ملی اس کے لئے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج واشنگٹن سے تشریف لائے۔ پہلا پروگرام مذاکرہ کی صورت میں تھا اس میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور برادر اسماعیل لطیف احمد صاحب نے اسلام کے بنیادی عقائد کی حقانیت اور صداقت واضح کی۔ عملاً منیر اختر صاحب نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں پڑھی جانے والی عربی عبارت کا مفہوم ساتھ ساتھ بتایا۔ دوسرا پروگرام بھی سوال و جواب کی صورت میں ریکارڈ کرایا گیا۔ تیسرے اور چوتھے پروگرام میں مولانا عطاء اللہ صاحب اور برادر اسماعیل لطیف صاحب کے علاوہ مکرم یحییٰ شریف صاحب نے بھی حصہ لیا۔ تیسرے پروگرام میں بانی سلسلہ احمدیہؑ اور آپ کے خلفاء کا تعارف اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور مختلف قوموں میں مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں گفتگو تھی۔ پروگرام میں متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی بڑے سائز کی فوٹوز سکرین پر دکھائی گئیں۔ چوتھے پروگرام میں جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامیہ۔ تراجم قرآن مجید۔ تعمیر مساجد و دیگر مساعی کا ذکر تھا۔ مسجد بشارت کی تفصیلات اور اس کا پس منظر بھی بیان کیا گیا۔ مسجد بشارت کی فوٹو کئی بار سکرین پر دکھائی گئی۔ آٹھ اخبارات کے مذہبی کالم نگار نے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب سے انٹرویو لیا۔ گفتگو کے آخر میں انہوں نے کہا کہ وہ انٹرویو اخبارات کے لئے ضرور بھجوائیں گے۔

مسجد ناصر سویڈن میں ایک ماہ کے دوران ۴۰۰ افراد کی آمد

مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ انچارج سویڈن مشن تحریر فرماتے ہیں کہ سویڈن میں جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر دین اسلام کی معلومات حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ دسمبر ۸۲ء میں لگ بھگ ۴۰۰ افراد مسجد میں تشریف لائے چنانچہ ۲؍ دسمبر کو تین گروپس مختلف اوقات میں مسجد آئے پہلا گروپ آنال سکول سے سپیشل بس پر آیا اس میں ۴۵ طلباء کے علاوہ تین اساتذہ بھی تھے۔ دوسرا گروپ گوتھن برگ سے نویں کلاس کا ۴۵ طلباء پر مشتمل تھا۔ تیسرا گروپ النگساس سے نویں کلاس کے ۴۵ طلباء کا تھا۔ ہر گروپ کے ساتھ دو دو اساتذہ بھی تھے ۳؍ دسمبر کو کنگلو سے نویں کلاس کے ۲۰ طلباء مع ایک استاد آئے۔ ۶؍ دسمبر کو لیبرم سے چھٹی کلاس کے ساٹھ طلباء مع تین اساتذہ آئے سات دسمبر کو گوتھن برگ سے ۲۵ طلباء مع دو اساتذہ آئے۔ ۹؍ دسمبر کو دو گروپس آئے پہلے گروپ میں دو ایسے اساتذہ شامل تھے جو خاص طور پر غیر ملکی طلباء کی مشکلات و مسائل پر تحقیق کر رہے تھے۔ دوسرا گروپ گوتھن برگ سے ۳۵ طلباء اور تین اساتذہ پر مشتمل تھا۔ ۱۰؍ دسمبر کو دو گروپس آئے۔ جن میں ۶۵ طلباء اور چار اساتذہ شامل تھے ۱۱؍ دسمبر کو ایک ایرانی مسلمان جوڑے کا نکاح پڑھا گیا ۱۳؍ دسمبر کو ۵ طلباء اوکیرو سکول سے آئے ۱۴؍ دسمبر کو النگساس سے ۵۰ طلباء اپنے چار اساتذہ کے ساتھ آئے ۱۵؍ دسمبر کو تین گروپ آئے جن میں ۶۲ طلباء اور پانچ اساتذہ شامل تھے ۱۶؍ دسمبر کو نویں کلاس کے ۵ طلباء گوتھن برگ سے آئے۔ ۱۷؍ دسمبر کو دو گروپس آئے جن میں ۱۵ طلباء اور چار اساتذہ شامل تھے۔ ۲۰؍ دسمبر کو بڑی عمر کے ۲۵ طلباء جن میں ترکی، یوگوسلاویہ، لاطینی امریکہ اور سویڈن کی عورتیں بھی شامل تھیں مسجد میں آئے ۲۲؍ دسمبر سے آخر دسمبر تک کرسمس کی تعطیلات کی وجہ سے گروپس کی بجائے انفرادی طور پر سویڈش اور دوسرے غیر ملکی احباب مسجد میں آتے رہے۔

سوئٹزرلینڈ کی زیورک یونیورسٹی میں سیرۃ النبیؐ پر جلسہ

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲؍ جنوری ۸۳ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیورک یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم نسیم مہدی صاحب امام مسجد زیورک نے "آنحضرت صلعم کی تعلیم امن" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات بتا کر آپ کی امن بخش تعلیم کو بخوبی پیش کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے ایک رکن ڈاکٹر یورک خان انز نے "نبی کریمؐ کی زندگی میں مذہب اور معاشرہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ جلسہ کے دوران اور آخر میں خاکسار نے صدارتی ریمارکس میں حضورؐ کی زندگی کی صحیح تصویر پیش کی۔

مسجد سپین کے افتتاح پر سپین کے صدر کی طرف سے مبارکباد

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج سپین رقمطراز ہیں کہ صدر مملکت سپین جناب S.R.P.D. Felipe Gonzles نے خاکسار کے خط کے جواب میں مرسلہ اپنے مکتوب میں مسجد بشارت سپین کے افتتاح پر مبارکباد دی ہے۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

"میرے پیارے دوست!

میں آپ کے خط اور تحفوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے اب تک جواب نہ دے سکا۔

میں مسجد بشارت کے افتتاح کی آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ اُمید ہے میں اس مسجد کو دیکھنے کے لئے کسی دن ضرور آؤں گا سر دست تاریخ نہیں بتا سکتا۔

دستخط صدر مملکت ۱۲/۱/۸۳

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع

محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ کی طرف سے الفضل میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ تقریباً ۵۰۰ احمدی خواتین نے جو ۸۰ جماعتوں سے آئی ہوئی تھیں مورخہ ۱۵ تا ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو اجتماع لجنہ اماء اللہ جکارتہ میں شرکت کی۔ یہ اجتماع مسجد احمدیہ "ہدایت" جکارتہ میں منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب انٹرنیشنل ہوٹل "آریہ دونہ" میں منعقد ہوئی جس میں ۱۵۰ غیر از جماعت خواتین نے بھی شرکت کی۔ مکرمہ خدیجہ آری ستیار سو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی تعلیم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ اور حکومت کے تعلق کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ممبر جہاں بھی ہیں حکومت کے کامل مطیع اور وفادار ہیں۔ حتی الوسع دیانت اور اخلاص کے ساتھ حکومت کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں اور ہر قسم کے فسادات گڑبڑ اور تمام مخرب اخلاق اعمال سے اجتناب کرتے ہیں۔

اس اجلاس میں مکرمہ نور النساء صاحبہ آف بوگیا کرتہ نے "لجنہ اماء اللہ اور قومی ملکی ترقی" کے عنوان پر خطاب کیا۔ پھر مکرمہ شریفۃ النساء ملیکہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کا تعارف کرایا اور بتایا کہ لجنہ اماء اللہ جماعت کا ایک حصہ ہے اور جماعت احمدیہ ایک اسلامی تحریک اور روحانی جماعت ہے جو اسلام کا حصہ ہے۔

اس اجلاس میں وزارت اور مذاہب کی نمائندہ برائے جاکرتہ مکرمہ زبیدہ صاحبہ اور ایم سی صاحبہ نے بھی حکومت کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

امریکہ میں پانچ نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کا منصوبہ

محترم وکیل المال صاحب ثانی تحریک جدید کی طرف سے ۸/۳/۸۳ کے الفضل میں شائع شدہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری ۸۳ء میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کو یہ پیغام دیا کہ آئندہ چار پانچ سال میں امریکہ میں کم از کم پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد قائم کرنے کے لئے فوری اقدام کیا جائے چنانچہ اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احباب جماعت نے غیر معمولی جوش اور شوق سے وعدے لکھوائے ہیں اور ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ مورخہ ۲۸/۲/۸۳ کی رپورٹ کے مطابق ۶,۱۳,۸۰۰ (چھ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ صد ڈالرز) کے وعدے ہو چکے ہیں اور ۱۶۱,۱۷۵ ڈالرز کی نقد ادائیگی ہو چکی ہے ابھی بعض جماعتوں کے وعدے آنا باقی ہیں۔

قدرت، رحمت، قربت، فضل اور احسان کا نشان

پیشگوئی بارہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین

تیرھویں صدی میں فسق و فجور کا ہر طرف زور تھا یہ انتہائی تاریکی کا زمانہ تھا۔ ضلالت و گمراہی ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ اس انتہائی تاریکی کی رات میں جبکہ ہر طرف سے شیطانی طاقتیں حملہ آور تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عین ضرورت کے مطابق ظہور ہوا۔ قادیان کی گمنام بستی سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آسمانی وحی کا نزول ہو رہا تھا اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت میں نشان پر نشان ظاہر ہو رہے تھے اور آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے تمام مذاہب کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ زندہ خدا سے زندہ تعلق محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور قرآن کریم کی تعلیم پر چل کر ہی ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا میری ذات اس کا زندہ ثبوت ہے۔ آپ نے سب مذاہب کے پیروؤں اور باہر کے پادریوں، پنڈتوں وغیرہ کو دعوت دی کہ وہ اپنے مذہب کی سچائی کے ثبوت میں کوئی نشان پیش کریں۔ قادیان کے ہندوؤں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ باہر کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ہم قادیان کے ہندو بھی درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اسلام کی تائید میں کوئی نشان دکھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق حضور اقدس کو الہاماً بتایا گیا کہ تمہاری مشکل کشائی ہوشیارپور میں ہو گی۔ چنانچہ حضور اقدس بہلی پر سوار ہو کر دریائے بیاس کے راستہ ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ شیخ مہر علی صاحب کی حویلی میں دوسری منزل پر ایک کمرہ تھا جہاں حضور اقدس نے چالیس دن تک عبادت و ریاضت اور پُر سوز دعاؤں میں وقت گزارا۔ گویا سنت انبیاء کرام کے مطابق چالیس دن تک چلہ کیا۔ اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر فرمایا۔

"خدائے رحیم و کریم، بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت۔ رحمت اور قربت کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ تا وہ لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت، پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے، اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

یہ پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی جو کہ نہ صرف قادیان کے ہندوؤں کے لئے زبردست معجزہ تھا بلکہ دنیا بھر میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دینے والا آسمانی نشان تھا۔ اس پیشگوئی کے مطابق پسر موعود ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اسی روز حضور اقدس علیہ السلام نے الٰہی حکم کے مطابق ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں بیعت کا آغاز فرمایا اور فرمایا جو لوگ طاقت پاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت پر زندہ ایمان رکھتے ہیں اور اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں میرے ہاتھ پر نئے سرے سے عہد کریں کہ وہ اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔ اپنے نمونہ سے لوگوں کو اسلام کی سچائی پیش کریں گے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ہوں گے۔ چنانچہ پہلے دن چالیس لوگوں نے بیعت کی اس طرح الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی گئی جس کی جڑیں پھیلتی چلی گئیں۔

وہ جماعت جو پہلے دن ایک کونپل کی طرح تھی اب وہ ایک تناور درخت بن گئی اس کی شاخیں سارے ملکوں میں پھیل چکی ہیں حق تمام برکتوں کے ساتھ غالب آ رہا ہے اور دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو رہا ہے۔ جس جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی اس کی ترقی خلافت احمدیت کے ہاتھ سے ہوئی۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ چنا اور آپ کی وفات کے بعد ۱۹۱۴ء میں سیدنا پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ہوئے۔

تبلیغ اسلام کی زبردست مہم ایک انقلاب عظیم کی ابتداء سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے شروع ہوئی۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ کو ہر پہلو اور ہر جہت سے دنیا کے سامنے پیش فرمایا آنے والی نسلیں تا قیامت اس سے مستفیض ہوتی رہیں گی۔ آپ حقیقت میں مثیل مسیح اور حسن و احسان میں حضور اقدس علیہ السلام کے مثیل تھے۔

احباب جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ سے تعارف رکھنے والے لوگ اس بات کے عینی گواہ ہیں کہ یہ وہ زبردست آسمانی قدرت، رحمت، قربت کا نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا زندہ معجزہ ہے کہ مُردے قبروں سے جاگ اٹھے ہر طرف رب کریم کا نور ہی نور پھیل رہا ہے۔ اس نور کا ظہور سپین میں بھی ہوا۔ اس جمالی نور کی تجلی اس ملک میں تین مرتبہ ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۹۷۰ء میں اس ملک سپین میں تشریف لائے۔ سپین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی آمد نور محمدی کی ایک تجلی تھی۔ ۱۹۸۰ء میں نو اکتوبر بروز جمعرات پیدرو آباد میں عاجزانہ اور رقت بھری دعاؤں اور پُرسوز التجاؤں کے ساتھ مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا گویا نور محمدی کی دوسری تجلی تھی۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا یہ نور محمدی کی تیسری تجلی تھی۔ خوش قسمت احباب جو شامل ہوئے انہوں نے اس تجلی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دلوں میں انتہائی خوشی محسوس کی۔ شیخ مہر علی صاحب کے مکان میں ۴۰ روز کی متضرعانہ دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے کیسے شرف قبولیت بخشا اور اس کے نتیجہ میں پسر موعود کا ظہور ہوا جن کا آنا گویا "جلال الٰہی کے ظہور کا موجب تھا"۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر سیدنا حضرت مصلح موعود کی روح کس قدر خوش ہوتی ہو گی پیشگوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نشان کوئی معمولی معجزہ نہیں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا زبردست پُر شوکت اور عظیم الشان نشان ہے۔

اب قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود میں آسمانی تحفہ خلافت کا انعام اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرما دیا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اور یہ برکتیں محض اور محض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں ہیں۔ اے اللہ تو محض اپنے فضل و کرم سے اپنی اور اپنے محبوب خلیفہ کی خوشنودی عطا فرما اور روحانی ترقیات سے مالا مال کر دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی توسیع اشاعت

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۸۲ء کے موقع پر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (انگریزی) کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے سب سے زیادہ احساس "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت دیکھ کر ہوا ہے حضور نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر صدمہ ہوا ہے کہ اس کی اشاعت صرف ایک ہزار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمناؤں کا اندازہ کریں کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اس رسالے کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہونی چاہیئے۔ یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ نوے سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد اس کی اشاعت صرف ایک ہزار ہے۔

حضور نے باآواز بلند فرمایا **یہ سال ختم نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کی اشاعت دس ہزار ہو چکی ہو۔"**

(الفضل ۱۰ر جنوری ۱۹۸۳ء)

اب وکالت تبشیر نے اس رسالہ کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے بھی ایک معقول تعداد مخصوص کر کے مجھ سے خواہش کی ہے کہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کو بھی اس علمی رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ دلاؤں۔

سو بذریعہ اعلان ہذا میں جملہ احباب جماعت سے عموماً اور انگریزی داں طبقہ سے خصوصاً یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی خریداری کو قبول کریں گے۔ نیز مخیر احباب سے اُمید کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خواہش اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس رسالہ کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانے میں ہر ممکن تعاون دیں گے اور غیر از جماعت تعلیم یافتہ افراد اور لائبریریوں وغیرہ کے نام اپنی طرف سے یہ رسالہ جاری کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ذیلی تنظیمیں۔ نظارت دعوت و تبلیغ۔ نظارت بیت المال آمد تحریک جدید اور وقف جدید کے ادارہ جات اس رسالہ کے خریدار بنانے کے لئے آپ کو تحریک کرتے رہیں گے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

● — سالانہ چندہ اس رسالہ کا پچھتر/75 روپے ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں وافر حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خوش خلقی اور انسان دوستی کی اعلیٰ مثال

از مکرم خواجہ احمد صغیر صاحب ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجھے دسمبر ۱۹۸۲ء میں قادیان کی زیارت نصیب ہوئی یہ حقیقت ہے کہ ربوہ اور پھر قادیان میں میرے مقام کا عرصہ بہت مختصر تھا مگر جس قدر مختصر تھا وہ میرے لئے قدرت کا بہت بڑا انعام تھے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ قادیان میں میرا گزرا ہوا وقت میری زندگی کے بہترین لمحات تھے۔

قادیان میں مجھے اکثر سکھ دوستوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا اور میں ان کی طرف سے جماعت اور افراد جماعت احمدیہ کے لئے ہمدردی و خوش اخلاقی کا مظاہرہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ میں محلہ دار الفضل میں اپنے عزیز و اقارب کے مکانات دیکھنے کے بعد جب محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی کوٹھی کے نزدیک پہنچا تو مجھے دو سکھ دوست نظر آئے جب ہم ان کے قریب پہنچے تو وہ فوراً ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں "السلام علیکم" کہا۔ مجھے کچھ حیرانی ہوئی کہ یہ سکھ ہو کر ہمیں "السلام علیکم" کہہ رہے ہیں۔ میں اس خیال میں گم تھا کہ وہ بہت محبت سے حال احوال پوچھنے لگے میرے ساتھ خواجہ بشیر احمد صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ یہ جرمنی سے آئے ہیں اور قادیان میں پیدا ہوئے تھے اور اب پینتیس سال بعد قادیان کی زیارت اور اپنا مکان وغیرہ دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ تو وہ بہت خوش ہوئے اور مکان کے اندر لے گئے بڑی عزت اور احترام سے بٹھایا اور گھر والوں سے کہا کہ فوراً چائے وغیرہ تیار کریں۔ پھر کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت اچھے اور بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ ہمارے ان سے پرانے تعلقات ہیں۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر بڑی عزت سے کرنے لگے۔ نہایت پر تکلف چائے پینے کے بعد جب ہم رخصت ہونے لگے تو ہمیں کہنے لگے کہ کل پھر ضرور آئیں۔ واپسی پر میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ یہ خوش شکل اور خوش سیرت انسان سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ جو پنجاب ضلع کے پردھان ہیں اور جماعت سے بہت اخلاص رکھتے ہیں کے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح جماعت سے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ انہوں نے بعض دفعہ مشکلات کے وقت جماعت کی بہت مدد کی ہے۔

دوسرے دن پاکستان کے لئے میری واپسی تھی۔ میں اپنی تیاری میں مشغول تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی خوش شکل اور خوش سیرت دوست مہمان خانہ میں داخل ہوئے اور مجھ پر نظر پڑتے ہی بغلگیر ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں تم سے ملنے آیا ہوں۔ میں پھر سوچ میں گم ہو گیا کہ ایک غیر مذہب اور ناآشنا انسان سے اس سے زیادہ خلوص اور محبت بھرے جذبات کا اعلیٰ مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ ان کی اس شفقت نے میرے دل پر ایسا گہرا اثر کیا کہ مجھے اپنے عزیز و اقارب بھول نے لگے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کو جزائے خیر دے اور ہمارے تعلقات کو مزید خوشگوار اور مستحکم بنائے رکھے آمین یارب العٰلمین۔

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ: بقیہ صفحہ اوّل

بیان کئے ہیں وہی چار مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بھی تھے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دیگر مذاہب میں پائے جانے والے بعض غلط عقائد کی تردید کرتے ہوئے اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی آپ نے بعثت مسیح موعودؑ کا عظیم مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جتنی عظیم بعثت ہے ذمہ داریاں بھی اتنی ہی زیادہ ہیں دین اسلام پر ہونے والے اندرونی و بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا اپنے وجود کو نفع بخش بنانا اور خیر امت کے افراد ہونے کے لحاظ سے عائد ہونے والے فرائض سے عہدہ برآ ہونا ہماری عظیم ذمہ داریاں ہیں۔

اس تقریر کے بعد عزیز سفیر احمد صاحب شمیم متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے

صدارتی خطاب

فرمایا۔ آپ نے ۲۳ مارچ کی تاریخی و مذہبی اہمیت بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ آج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذن الٰہی کے تحت لدھیانہ میں حضرت منشی احمد جان صاحب

۲۳ کے مکان پر ۴۰ خوش قسمت احباب کی بیعت لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اُسی وقت سے بیعت کا یہ روحانی سلسلہ جاری ہے آپ نے فرمایا کہ آج کا دن جلسہ منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نئی پود کے ذہنوں میں اس بات کو ذہن نشین کرایا جائے کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ہے اور اس سلسلہ کی بنیاد خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے آپ نے دوران خطاب فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں بھی خلافت علیٰ منہاج النبوت کا بابرکت روحانی نظام قائم ہے۔ ان تمام اُمور پر غور کرنے سے شدید ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے —— سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی جانے والی ایک مثال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ فریضہ تبلیغ میں بہت زیادہ تیزی لانے کی ضرورت ہے اور جب اس طرف خصوصی توجہ کی جائے گی تو خود علم سیکھنے کی طرف بھی رغبت پیدا ہوگی۔ آپ نے دوران خطاب آپس میں اخوت اور للّٰہی محبت کو عام کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کی وجہ سے آج جملہ ادارہ جات میں رخصت کر دی گئی تھی۔ مستورات نے بھی اجلاس کی کارروائی کو سماعت کیا۔

ذکر حبیب علیہ السلام: صٔ سے آگے

پشانی کا اثر بیمار اور اس کے ساتھ والوں پر پڑتا۔ حضورؑ لالہ جی کو بہت تسلّی دیتے اور فرماتے کہ فکر نہ کریں میں دعا کرتا ہوں آپ اچھے ہو جائیں گے اور خود لالہ جی بھی کہتے کہ میرے لئے دعا کریں۔ (سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ تا صفحہ ۱۶۵)

جماعت کے لئے غم اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بیان کیا کہ

حضرت اقدس نے غالباً ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری موت اب قریب ہے اور میں جب اپنی جماعت کی حالت دیکھتا ہوں تو مجھے اس ماں کی طرح غم ہوتا ہے جس کا دو تین دن کا بچہ ہو اور وہ مرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مجھے کامل یقین ہے کہ وہ میری جماعت کو ضائع ہونے نہیں دیگا یہ ایک دلی اطمینان ہے۔

(الحکم ۲۸ رفروری ۱۹۳۵ء صہ)

ایک غیر مسلم کی گواہی

حضرت مولوی غلام رسول صاحب لنگری نے بیان کیا کہ قادیان میں ہم دو افراد پنڈت سوم راج سے ملنے گئے جو اپنے اخبار "شبھ چنتک" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گستاخانہ الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس نے ملاقات میں حضور کے خلاف ناگوار باتیں کہیں۔ بھائی کشن سنگھ آریہ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ میں عمر میں حضرت مرزا صاحب سے بڑا ہوں اور بچپن سے جوانی تک مرزا صاحب کے ساتھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب بہت پاک فطرت اور نیک انسان تھے۔ پنڈت صاحب نے جو گستاخانہ الفاظ کہے ہیں یہ سراسر غلط ہیں۔ مرزا صاحب بہت بزرگ اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔ (الحکم ۷ رفروری ۱۹۳۵ء صہ)

اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ و بارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید

و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

محترم سیٹھ عبدالعزیز دین صاحب کی یاد میں صٔ سے آگے

مہمان بھی آئے ہوئے تھے یہ ان کی ہر دلعزیزی کا ثبوت تھا۔

آپ کا تابوت آپ کے فرزند اکبر منیر دین صاحب انگلستان سے ربوہ لے کر گئے جہاں ۱۹ ردسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور جملہ فرزندان اور صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا دین و دنیا میں ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی دلی تمنا۔ صٔ سے آگے

تو سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم کروں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔" (اربعین ۱ صہ)

امید ہے ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے عقیدت مندان اس ربانی پیغام پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے جو ٹیگور صاحب کی امید و خواہش کے مطابق ہندوستان سے ہی بلند ہوا اور یقین و روحانی طاقت کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے

و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

پروگرام دورہ مکرم وحیدالدین صاحب شمس بطور انسپکٹر تحریک جدید حسب ذیل

برائے صوبہ کیرالہ و مدراس

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرالہ و مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم وحیدالدین صاحب شمس مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بطور انسپکٹر تحریک جدید دورہ کریں گے۔ جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۲/۸۳	منارگھاٹ	۱۹/۵/۸۳	۱	۱۹/۵/۸۳
موگرال	۱۸/۲/۸۳	۳	۲۱	پالگھاٹ پلی پورم	۱۹	۱	۲۰
پینگاڈی	۲۱	۴	۲۵	چیلاکرہ	۲۰	۱	۲۱
کینانور	۲۵	۲	۲۷	آنراپورم	۲۱	۱	۲۲
کنڈلائی	۲۷	۱	۲۸	ارناکولم	۲۲	۱	۲۳
تلی چیری براستہ کینانور	۳۰	۱	۱/۵/۸۳	آلیپی	۲۳	۲	۲۵
کالیکٹ	۱/۵/۸۳	۵	۶	کروناگپلی۔ آدی ناڈ	۲۵	۴	۲۹
کوڈیاتھور	۶	۲	۸	میلاپالم	۳۰	۱	۳۱
پتہ پرم	۸	۱	۹	سنگرن کوئل	۳۱	۱	۱/۶/۸۳
کیرولائی	۹	۲	۱۱	ماتان کولم	۲/۶/۸۳	۱	۳
وانیم بلم	۱۱	۱	۱۲	مدراس براستہ سیلاپالم	۴	۵	۹
الامبلور موریاکنی	۱۲	۲	۱۴	قادیان	۱۲/۶/۸۳	-	-

پروگرام دورہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب بطور انسپکٹر وقف جدید حسب ذیل

برائے صوبہ کیرالہ و تامل ناڈو

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرالہ و تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد عارف صاحب بی اے بطور انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۲۹/۴/۸۳ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت دورہ کریں گے آپ کے ہمراہ مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید ہونگے۔ جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۹/۴/۸۳	منارگھاٹ	۲۹/۵/۸۳	۱	۳۰/۵/۸۳
موگرال منجیشور	۳/۵/۸۳	۲	۴	مریاکوز الانلور	۳۰	۳	۲/۶/۸۳
رنگلور	۴	۱	۶	پلی پرم	۲/۶/۸۳	۱	۳
مرکرہ	۶	۳	۹	چیلاکرا	۳	۱	۴
کوناڈ	۱۰	۱	۱۱	آنراپرم	۴	۲	۶
کوڈالی منانور	۱۱	۳	۱۴	آلیپی	۶	۲	۸
کنانور۔ کنڈلائی	۱۴	۴	۱۸	کرناگپلی / کوشیلون	۸	۳	۱۱
پینگاڈی	۱۸	۴	۲۲	ستان کولم	۱۲	۱	۱۳
کالیکٹ / کوڈیاتھیور	۲۲	۴	۲۶	میلاپالم / شنکرن کوئل	۱۳	۲	۱۵
پتہ پریم	۲۶	۱	۲۷	مدراس	۱۵	۶	۲۱
کیرولائی	۲۷	۲	۲۹	قادیان	۲۳/۶/۸۳		

۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(۱) ـــ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی میعاد (۳۰ر اپریل ۱۹۸۳ء) کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کرنی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا اُمراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کرواکر مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرضِ کارروائی بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جاچکی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کرلیا جائے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پہ یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) ـــ نظارت ہذا کے اس اعلان کے بعد جملہ امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کردیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات ہونے والے ہیں اور مرسلہ قواعد کا احباب جماعت میں اعلان کیا جائے تاکہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم شدہ جائے اور وہ یہ اعتراض نہ کرسکے کہ مجھے علم نہیں ہوا۔

(۳) ـــ نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ جملہ امراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ان ہدایات کی پابندی کریں گے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

(۴) ـــ مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد تحریک جدید و وقفِ جدید اور معلمین وقفِ جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ۱۹۸۳ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کروائیں اُن کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسبِ قواعد ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی کارروائی کو مدنظر رکھا جائے۔

نوٹ :ـــ اگر کسی جماعت میں قواعد انتخاب کی کاپی نہ ملی ہو تو دفتر نظارت علیا میں اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوائی جاسکے۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت و امتحان لجنہ اماء اللہ بھارت

ڈائجسٹ عمل ہر لجنہ کو بھجوایا جاچکا ہے۔ صدر لجنہ و نگران ناصرات زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ناصرات کے امتحان کی تاریخ غلط شائع ہوگئی تھی۔ ناصرات الاحمدیہ کا امتحان مورخہ ۵ر جون کو ہوگا اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا امتحان ۲۸ر اگست بروز اتوار ہوگا۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی لجنہ و ناصرات کا امتحان نہیں لیا جائیگا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

شکر و اعتذار

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ممتاز بانو صاحبہ کی اندوہناک وفات پر بزرگان و احباب کرام کی طرف سے اظہار تعزیت پر مشتمل بہت خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا خاکسار کے بس میں نہیں اندریں صورت خاکسار ان سطور کے ذریعہ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں کے للہی خلوص و ہمدردی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعاؤں کا خواستگار ہے کہ اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور خاکسار کی والدہ محترمہ جن کی صحت پر اس صدمے کا گہرا اثر ہے کو کامل صحت و شفایابی عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ عبدالسلام انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ

انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر مجلس فوری طور پر اپنے زعیم کا انتخاب کرواکر دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کرلے۔ مہربانی فرماکر جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان، مبلغین و معلمین اور انسپکٹران کرام اس امر کی نگرانی فرمادیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں جہاں مجالس انصار اللہ کا قیام ہوسکتا ہو مجلس کا قیام کرکے زعیم کا انتخاب کرواکر اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

نوٹ :ـــ ہر منتخب شدہ زعیم و ناظم صوبہ اپنی مجلس عاملہ نامزد کرکے اس کی منظوری حاصل کرلے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ہفتہ تربیت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں ماہ اپریل کے آخر میں حسبِ ذیل پروگرام کے مطابق ہفتہ تربیت منائیں۔ اور اس کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔

(۱) ـ جملہ خدام کو تلقین کی جائے کہ وہ اپنوں اور بیگانوں کو السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالیں۔

(۲) ـ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام پر خدام کو عمل پیرا کرنے کی خصوصی کوشش کی جائے۔

(۳) ـ اخلاقِ سیئہ مثلاً غیبت، چغلخوری، بدظنی اور لغویات وغیرہ سے اجتناب کی تلقین کی جائے۔

(۴) ـ دورانِ ہفتہ کم از کم ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔

(۵) ـ ہر خادم مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی روحانی ترقی کے لئے دُعائیہ خط لکھے۔

(۶) ـ خدام کو نماز تہجد باقاعدگی سے پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے کم از کم ایک دفعہ باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے۔

(۷) ـ نظامِ وصیت کے بابرکت نظام سے منسلک ہونے اور اپنے لازمی چندوں کو باشرح کرنے کی نتیجہ خیز کوشش کی جائے۔

(۸) ـ وقفِ عارضی کی اسکیم میں شامل ہونے کے لئے خصوصی طور پر خدام کو تیار کیا جائے اور اُن سے فارم پُر کرواکر مرکز میں بھجوائیں۔

(۹) ـ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جاری فرمودہ اسکیم حفظ قرآن (یعنی ایک ایک پارہ قرآن کریم حفظ کیا جائے) کی طرف بھی توجہ دلائی جائے اور جن خدام نے اس اسکیم میں نام لکھوائے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے۔

(۱۰) ـ نماز باجماعت میں روزانہ ۱۰۰٪ حاضری کے لئے کوشش کریں، کوئی خادم ایسا نہ رہے جو نماز باجماعت ادا نہ کرتا ہو۔ باقاعدہ حاضری لی جائے اور گھر گھر تلقین کریں۔

(۱۱) ـ خدام کو روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن پاک کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

(۱۲) ـ مسجد میں داخل ہونے، باہر نکلنے اور اذان کے بعد کی دعائیں جملہ خدام کو یاد کروائی جائیں۔ اسی طرح مساجد کے آداب بھی ذہن نشین کرائے جائیں۔

مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

یوم والدین

جملہ مجالس ہائے اطفال الاحمدیہ بھارت مورخہ ۲۴ر اپریل ۸۳ء بروز اتوار یوم والدین کی تقریب منعقد کریں جس میں اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروانے کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی اجلاس منعقد کریں جس میں والدین کو مدعو کرکے انہیں بھی اطفال کے سلسلہ میں اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔ یوم والدین کی رپورٹ مرکز میں بھی ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ...۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"۔
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CARKUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
23-5222
23-1652 :- ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار !!
HM براے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
ایربیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی ؐ

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ" (متفق علیہ)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے" (متفق علیہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا" (ملفوظات جلد چہارم)

پیش کش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ARCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD. MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR, BANGALORE-560026

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

باری پورہ (کشمیر)

کدل الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴۰ / ۲ / ۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۷۸۴ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیش کرتے ہیں :-

NIR®

CALCUTTA-15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے